مولانا حامد الحق حقانی سمیع
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

افغانستان کی تازہ صورتحال اور عالم اسلام کی مجموعی حالتِ زار اور مستقبل کے بارے میں مولانا سمیع الحق صاحب کا تفصیلی انٹرویو

اکیسویں صدی کے نمبر کے سلسلے میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی ایک خصوصی تحریر شائع کرنے کا پروگرام تھا لیکن نئی صورتحال اور عالمی حالات میں تبدیلی کے پیش نظر آپ کا وہ تفصیلی انٹرویو یہاں پیش کیا جارہا ہے جو آپ نے ملک کے دو ممتاز اردو اخبارات روزنامہ "جنگ" "اوصاف" اور امریکہ کے معروف چینل "CBS" کو دیئے۔ان کی اختصار کے ساتھ تلخیص پیش کی جارہی ہے۔ ...... (ادارہ)

روزنامہ اوصاف کا افتتاحیہ

اکوڑہ خٹک کا دارالعلوم حقانیہ برصغیر میں اپنی نوعیت کا اوحد علمی ادارہ ہے جس کے علم وفضل کی دھاک پوری دنیا پر ہے اور اس کی بہادری کا لوہا شرق و غرب اور شمال و جنوب مانتے ہیں۔ تل ابیب ' واشنگٹن' ماسکو اور دہلی اس کے خوف سے لرز اٹھتے ہیں۔ عالم اسلام کو اسی درالعلوم نے طالبان جیسی طاقت عطا کی۔ اسی دارالعلوم کے مہتمم مولانا سمیع الحق کی سربراہی میں پاکستان اور افغانستان کے دفاع کی جنگ لڑی جارہی ہے اور حکومت پاکستان نے انہیں نقض امن کا تحت نظر بند کردیا ہے۔ اس نظر بند دینی وسیاسی رہنما کے انٹرویو کے لئے ہمارے میاں طاہر محمود اور عابد ظہور ملک سرگرم ہوئے اور اکوڑہ خٹک میں انہوں نے مولانا سے تاریخی انٹرویو کیا جس کا ملکی سیاسی تاریخ میں ہمیشہ حوالہ دیا جاتا رہیگا یہی تاریخ ساز انٹرویو آپکی نذر کیا جاتا ہے۔

اوصاف : مولانا! آپ نے کہا کہ یہ پاکستان اور افغانستان کے بقا کی جنگ ہے تو کیا پاکستان کو بھی اسی طرح کے خطرات درپیش ہیں جیسے افغانستان کو ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : پاکستان کو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بھی زیادہ خطرات درپیش ہیں۔ اس پر تو قیامت گزرنا تھی گزر گئی۔ وہاں کیا رکھا ہے امریکہ کو وہاں سے کیا ملے گا۔ نہ کوئی بلڈنگیں اور نہ کارخانے ہیں ان کا دس لاکھ کا ایک میزائل 'دس روپے کے خیمے پر گرتا ہے۔ اس کا ٹارگٹ یہ سارا علاقہ ہے جنوبی ایشیا میں وہ قدم جمانا چاہتا ہے

اس کا مقصد ہے کہ پورے علاقے کو کنٹرول کرے اس کے بڑے مقاصد ہیں ایک تو سیاسی مقاصد ہیں' بالادستی پوری دنیا پر سپر ورلڈ آرڈر کے تحت' دوسرے اقتصادی مقاصد ہیں' بہت بڑے ذخائر ہیں ان علاقوں میں معدنیات گیس پیٹرول اور کچھ ایٹمی ذخائر۔ سائنس دانوں نے مجھے بتایا کہ کچھ خاص اور اہم ترین قسم کی معدنیات زیر زمین ہیں۔ علاقہ سنٹرل ایشیاء اور افغانستان کا علاقہ بھرا ہوا ہے وہ چاہتے ہیں کہ جس طرح خلیجی ریاستوں اور جزیرۃ العرب میں اڈے بنا کر ان کو کنگال کر دیا ہے اسی طرح اس علاقے میں بھی اڈے بنائے۔ گویا اس طرح اس نے ایک ورلڈ ٹریڈ سنٹر اڑا کر دس ورلڈ ٹریڈ سنٹر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے پوری قوت اور ذخائر ان کے ہاتھ میں ہوں گے۔ چین کو یہ کنٹرول کریں گے ایران سے ایک ایک کر کے بدلہ لیں گے ایران جو امریکہ مخالف ملک ہے وہ ان کے زیر اثر نہیں آرہا تھا۔ وہ پھر بھی اپنے راستے میں پاکستان کو کچھ رکاوٹ سمجھتے ہیں افغانستان جو جہاد کا مرکز تھا ایک قوت تھی۔ ہماری مغربی سرحدیں محفوظ ہوگئی تھیں۔ روسیوں کی سازشوں سے پختونستان اور بھارتی سازشوں سے ہم محفوظ ہوگئے تھے۔ ادھر سے ہمیں کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ ہمارے لئے آہنی دیوار بن گئے تھے اسے توڑ کر پاکستان کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں اس کا ایک مقصد پاکستان کا دینی تشخص بھی ہے ہم اسے اسلام کا قلعہ کہتے ہیں اور یہ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ نے اسے ایٹمی قوت بنا دیا ہے۔ ایٹمی قوت اللہ نے بنایا ہے پاکستانی قوم کا کمال نہیں ہے۔ سائنس دانوں کا بھی کمال ہے لیکن اللہ نے انہیں اتنی توفیق دی ورنہ ہمارے سائنس دانوں نے تو ایک ڈھب کی سائیکل بھی نہیں بنائی آج بھی چین کی سائیکل ہمارے ہاں بہتر مانی جاتی ہے۔ ان حالات میں اللہ نے ہمیں ایٹمی طاقت دی۔ اس نے امت مسلمہ کو ایک ہتھیار دینا تھا۔ مسلمان یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نہتے تھے بے بس تھے' کافروں کو تو سب کچھ دیا اور ہمیں ہتھیار بھی نہ دیا۔ اللہ نے اتمام حجت کر دی اب اس کی حفاظت کرنا اور جنگ لڑنا تو ہمارا فریضہ ہے۔

اوصاف: ایٹمی تنصیبات پر ان کا کنٹرول ابھی نہیں ہوا؟

مولانا سمیع الحق: مختلف محاذوں پر لڑائیاں چل رہی ہیں ابھی تک مکمل کنٹرول ان کا نہیں ہوا۔

اوصاف: مزار شریف اور کابل کو خالی چھوڑنے کی حکمت عملی کیا ہے؟

مولانا سمیع الحق: یہ تو خانہ جنگی کا نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ ہے وہاں تقسیم در تقسیم کا عمل ہے پھر جنوبی بن جائے یا شمالی بن جائے اور کابل ایک آزاد شہر ہو یوں نہیں ہو سکتا۔ افغانستان میں ایسا ہونا ممکن نہیں کہ برلن کی طرح آزاد شہر ہو۔ باہر سے وہ کوئی تسلط قبول نہیں کرتے۔ یہ سازشیں ناکام ہو جائیں گی اگر سارے شہر بھی ان کے ہاتھ آجائیں تو کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ سوویت یونین نے بارہ سال قبضہ رکھا تو گوریلا جنگ تو گوریلا جنگ ہے اس میں وہ خود بھاگیں گے اور انہیں کوئی ٹھکانہ نہیں مل سکے گا۔ سارے شہر روس کے ساتھ تھے۔ کابل' قندھار' ہرات وغیرہ سب شہر اس کا قبضہ میں تھے لیکن آخر کار اسے بھاگنا پڑا تو جب روس وہاں نہیں ٹھہر

سکا تو یہ کیا ٹھہریں گے ؟اب گنجان شہروں کو بچانے کے لئے طالبان کی حکمت عملی واضح ہے وہ آسانی سے ہار ماننے والے نہیں۔ عربی میں کہتے ہیں کہ "جنگ تو داؤ پیچ کا نام ہے" ہمارا میڈیا مضبوط ہوتا تو ہم یہ جنگ جیت چکے ہوتے۔ ایک الجزیرہ نے کچھ کام کیا ہے۔ مزار شریف ایک کھلا میدان ہے وہاں جب امریکی فوجیں بمباری کر رہی تھیں تو طالبان کیلئے مسئلہ یہ تھا کہ کس طرح پانسہ پلٹ دیں کیونکہ بمباری کے ذریعہ شمالی اتحاد کی فوج کو تحفظ دیا جارہا تھا۔ شمالی اتحاد تو ان کا ٹٹو ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہاں تک اس نے بھاگنا ہے اگر شمالی اتحاد قبضہ کر سکتا تو امریکہ سے ہدایت لینے کی کیا ضرورتی تھی ؟ وہاں متبادل حکومت کی کوئی صورت نہیں ہے حالانکہ پاکستان وغیرہ نے کوشش بھی کی تھی لیکن طالبان ہی کامیاب ہوئے۔ قبائلی' لسانی اور نسلی تعصبات بہت زیادہ ہیں۔ اس وقت بھی طالبان مجبوراً آئے تھے وسیع البنیاد حکومت اس وقت بن جاتی تو طالبان کسی صورت نہ آتے اور یہ خوش تھے لیکن زمینی حقائق کے اعتبار سے اس وقت یہ ممکن نہیں ہے اب صرف یہ ہوگا کہ پورے افغانستان کا شیرازہ بکھر جائے گا تمام صوبوں میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی دو دو تین تین میل پر پھر پھاٹک لگ جائیں گے غنڈے کمانڈر پھر عصمتیں تار تار کریں گے اور امن ختم ہو جائے گا اسلئے افغان عوام اس قدر شدید امریکی بمباری کے باوجود طالبان کے خلاف نہیں ہوئے امریکہ کا خیال تھا کہ افغان عوام کھڑے ہو جائیں گے کہ تمہاری وجہ سے ہم پر بمباری ہو رہی ہے مجھ سے بار بار پوچھا گیا کہ افغان عوام کیوں نہیں اٹھتے۔ یہ کرسٹینالیمب بڑی تیز ہے یہاں بیٹھی رہی ہم نے سختی سے روکا کئی کئی گھنٹے تفتیش کے انداز میں سوالات کرتی رہی۔ میں نے کہا اگر افغانستان کے عوام نہیں اٹھتے تو تمہیں کیا تکلیف ہے ؟ میں نے اسے بتایا کہ عوام جانتے ہیں اگر طالبان کی چھتری ان کے سر سے ہٹ گئی تو خیر نہیں ہے۔ پھر سو سو جنازے روزانہ اٹھیں گے کئی دفعہ تو ان جنازوں کو اٹھانے والا کوئی نہیں ہوتا

اوصاف : لگتا ہے کہ تقسیم افغانستان کا کوئی فارمولا طے ہو گیا ہے ؟

مولانا سمیع الحق : امریکہ کی پہلے دن سے کوشش تھی کہ افغانستان میں کوئی مستحکم اور اسلامی حکومت قائم نہ ہو کیونکہ ایسی کوئی بھی حکومت اینٹی امریکہ ہوگی۔ شمالی اتحاد پر پورا اعتماد ان کو نہیں ہے خود ربانی کی ساری ہمدردیاں روس اور پیوٹن کے ساتھ ہیں۔ اگر ان کی حکومت قائم ہو بھی گئی تو روس ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ایران ان کے ساتھ چمٹا رہے گا۔ امریکہ کو کھل کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا لہذا امریکہ افغانستان کو تقسیم کرنا چاہے گا تاکہ کسی ایک جگہ وہ مضبوط ہو کر بیٹھ سکے اونٹ خیمے میں سر ڈالنا چاہتا ہے یہ ایک بہت بڑی سازش ہے اس میں پاکستان کو بہت نقصان ہوگا اگر قومیت' نسلی اور لسانی سطح پر ایک دفعہ تقسیم ہو گئی تو جو علاقے ہماری سرحدوں کے ساتھ ہیں اس کے اثرات صوبہ سرحد اور بلوچستان اور قبائل پر پڑیں گے۔ الحمدللہ اب قومیت کا جن بوتل میں بند ہے قوم پرست پھر اٹھ کھڑے ہوں گے بہت بڑی مصیبت پاکستان کے لئے آنے والی ہے یہ صرف ان لوگوں کی بے بسی کی وجہ سے ہے۔ وہ عفریت جسے ہم نے بوتل میں بند کیا وہ سب (کچھ پختونستان وغیرہ) ایک بار پھر ابھر

آئے گا وہ کہیں گے کہ ادھر فارسی دان ہیں اور ادھر پختون۔ اسلام تو نسل پرستی کا قائل ہی نہیں۔ طالبان نے تفریق ختم کر دی تھی ان کی حکومت حقیقی معنوں میں وسیع البنیاد تھی اس میں ازبک بھی تھے تاجک تھے۔ فارسی بولنے والے اور پختون بھی تھے اگر یہ حالات بنتے ہیں تو خدانہ کرے امریکہ کوشش کرے گا کہ پختون اس کے ساتھ مل جائیں۔ سرحد 'بلوچستان اور قبائل سب سے ہم ہاتھ دھو بیٹھیں گے پھر ایک پنجاب ہوگا تو امریکہ بھارت کو کہے گا کہ آؤ مشرق سے جو ان کی مرضی میں آئے گا بھارت کے ذریعے کروائیں گے۔ مغربی سرحدیں محفوظ نہ رہنے کی صورت میں مقابلے کی سکت نہیں رہے گی سندھ کے پہلے سے انہوں نے نقشے بنائے ہوئے ہیں' میں اب بھی حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے ٹھنڈے دل سے سوچے اور پالیسی پر نظر ثانی کرے اور اپنے فیصلے واپس لے۔

اوصاف : آئی ایس آئی نے طالبان تحریک کو سپورٹ کیا اب اس نے بھی پالیسی بدل لی ہے ؟

مولانا سمیع الحق : پاکستان کی حکومت اور آئی ایس آئی نے 20 سال بہت بہتر پالیسی چلائی تھی اس کو ناکام نہیں کہا جا سکتا۔ اگر وہ اس قدر مدد نہ کر رہے ہوتے اور کھڑے نہ ہوتے تو یہاں روس آچکا ہوتا۔ پاکستان کی آزادی اس وقت ہی سلب ہو چکی تھی۔ پاکستان اور افغانوں نے مل کر اس وقت بڑی قربانی دی اس میں افواج پاکستان اور آئی ایس آئی کا بہت بڑا کردار ہے۔ بعد میں آئی ایس آئی والوں نے بہت کوشش کی کہ افغان گروپ لیڈروں کو اکٹھے بٹھایا جائے۔ نواز شریف دور میں ہم لوگ بھی شریک تھے اور ان کو مکہ معظمہ بھی لئے گئے۔ خانہ کعبہ میں ان سے حلف لئے گئے۔ ان ساری کوششوں کو جہادی لیڈروں نے کامیاب نہیں ہونے دیا۔ پھر طالبان آگئے طالبان آئی ایس آئی کی وجہ سے نہیں آئے۔ مجھے ساری صورتحال معلوم ہے اس کے پیچھے کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی۔ جب تک مستحکم حکومت کے قیام میں کامیابی نہیں ملی پھر طالبان تو بدامنی 'بدنظمی کو کنٹرول کرنے گئے تھے وہ تو ایک علاقے میں گئے تھے کہ ظلم و ستم کو روک دیں یہ تصور نہیں تھا کہ دور تک جانا پڑے گا۔ اللہ نے اس قوم پر رحم کرنا تھا تو یہ لوگ آگے نکلے عوام نے ساتھ دیا۔ اسلحہ کے ڈھیر لگا دیئے کہ ہمیں ان ظالموں سے نجات دلا دو اس طرح اللہ نے انہیں پھیلایا وہ بغیر گولی چلائے کابل تک پہنچے۔ مجھے نہیں پتا کہ آئی ایس آئی والوں کی اس وقت پالیسی کیا ہے۔ میں نے جنرل مشرف سے ملاقات میں کہا تھا کہ ہم نے بیس سال تک قربانی بھی دی۔ پاکستان نے انصار مدینہ کی یاد تازہ کر دی۔ ایک سپر پاور کو شکست دیدی بیس سال تو انہیں چبانے میں لگ گئے ایک مگرمچھ کے منہ سے بچا کر اب ہم انہیں اس سے بڑے مگرمچھ کے منہ میں ڈال دیں۔ دنیا کہے گی کہ یہ کیسے فیصلہ کرنے والے لوگ ہیں میرے خیال میں آئی ایس آئی بے بس ہوگی یا حکومت کے دباؤ میں ہوگی ورنہ اسے سوچنا چاہیے تھا کہ طویل ترین جدوجہد پر پانی پھیرا جا رہا ہے ملک کی سلامتی داؤ پر لگ گئی ہے۔ میں نے ابتداء میں کہا تھا کہ اصل خطرہ تو ہمیں ہے افغانستان تو کھنڈر تھا۔ ہمارے پاس ایٹمی صلاحیت ہے افرادی قوت ہے۔ اللہ نے وسائل دیئے

ہیں تو ہم کیوں دب گئے ہیں اس لئے ہم زیادہ پریشان ہیں اس لئے شدت سے چاہتے ہیں کہ یہ جنگ لڑی جائے یہ ملک کی بقا کی جنگ ہے۔ پاکستان کی تخلیق بڑی مشکل سے ہوئی ہے۔ جغرافیہ پر پہلے یہ کہیں موجود نہیں تھا۔ اس کے لئے ڈیڑھ سو برس جنگ لڑی گئی انگریز کو نکالا گیا پھر لاکھوں کروڑوں انسانوں نے قربانی دی نظریہ کی بنیاد پر یہ ملک بنا۔ اب اگر نظریہ درمیان سے نکل جائے اور امریکہ کا تسلط ہو جائے تو پھر اسے کوئی جوڑ نہیں سکے گا۔ بغاوتیں جنم لیں گی، کوئی کہے گا کہ امریکہ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے کوئی کہے گا کہ رہیں گا کوئی افغانستان کے ساتھ جڑے گا۔ ایم کیو ایم کی طرح الگ الگ ریاستیں بنانے کے منصوبے بنائیں گے۔ اب پتہ نہیں یہ پالیسی تبدیل کر دی گئی ہے ایسے لگتا ہے کہ کچھ جرنیلوں کی خواہش تھی کہ ہمیں طالبان سے نہ لڑوایا جائے۔ وہ طالبان یا افغانستان سے کسی طور ٹکر نہیں لینا چاہتے۔ دو بھائی، مسلمان باہم برسرپیکار ہو جائیں اور ہماری زمین سے جہاز اڑیں اور مسلمانوں پر بمباری کریں۔ میرا خیال ہے کہ ان کو سبکدوش کرنے میں بھی امریکہ کا کردار ہے تو یہ بھی بے بس ہیں یہ فیصلے نہیں کرتے ان پر فیصلے اوپر سے آتے ہیں ہم تو ایک کالونی بن گئے ہیں امریکہ کہتا ہے کہ خیراتی ادارے بند کر دو۔ الرشید ٹرسٹ بند کر دو۔ فلاں کو تبدیل کر دو فلاں جگہ فلاں جنرل بٹھاؤ۔ افغان سفیر کو نہ بلاؤ پاکستان کے ائیربیس امریکہ کے کنٹرول میں ہیں۔ اس کا حکم چلتا ہے جرنیلوں کی اکھاڑ پچھاڑ بھی اس کے حکم سے ہوتی ہے تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا انہیں موقع دیا گیا اور ہم ان کے احکامات کی تعمیل میں ہی لگے رہے۔

لوصاف: کیا دینی جماعتوں کو انتخابی سیاست میں حصہ لینا چاہیے اور مغربی جمہوریت کے نظام کا حصہ بننا چاہیے، منہج نبوی کیا ہے؟

مولانا سمیع الحق: اصل طریقہ تو انقلابی ہے کہ ہم اسلام کی بالادستی کے لئے لڑیں۔ لوگوں نے کہا کہ پارلیمانی زمانہ ہے جمہوریت کا دور ہے تو ہم نے پچپن سال تک آزمایا ہے اس میدان کو یہ نہیں کہ میدان سے ہٹ گئے۔ پہاڑوں میں چلے گئے اور تلوار اٹھالی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اس وقت پارلیمانی جدوجہد شروع کی۔ قرارداد مقاصد پاس کروائی۔ انتخابات میں ہم حصہ لیتے رہے۔ ہم نے ہر میدان آزمالیا۔ ہمارا خیال تھا کہ اس طریقے سے کچھ حاصل کرلیں گے۔ میرا تیس سالہ تجربہ ہے پارلیمانی نظام کا، پارلیمنٹ میں اسلامی ترامیم کی جنگ لڑتا رہا۔ اتنا فائدہ ہوا ان بزرگوں کی جدوجہد کا کہ دستور کا اسلامی تشخص بچ گیا۔ ورنہ شیخ رشید جیسے لوگ موجود تھے بابائے سوشلزم جو بالکل سوشلسٹ بنانا چاہتے تھے پھر قادیانی مسئلہ آیا تو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حد تک تو کافی کامیابیاں ملیں مجلس شوریٰ میں ہم نے اسلام کی تین سال تک جنگ لڑی وہ ادارہ بالکل دارالعلوم بن گیا تھا اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ 85ء تک سینٹ اور اسمبلی میں جاتے رہے۔ میں بھی گیا میں تو اس نتیجے پر پہنچا کہ کچھ نہیں ہوگا اس جدوجہد سے اسمبلیوں میں جاتے تھے ہم کوئی انقلابی تبدیلی نہیں لاسکیں گے یہ نظام جوں کا توں رہے گا یہ سب اسے تحفظ دیتے ہیں اس حوالے سے کوئی بھی پوزیشن (حکومت) اور اپوزیشن نہیں ہے۔ یہ دونوں ایک

نظام سے لپٹے ہوتے ہیں جس میں طبقاتی اور سامراجی ہتھکنڈوں کو تحفظ ملتا ہے وہی جو جیل کا نظام ہے اس نظام کو انہوں نے ملک پر مسلط کیا ہوا ہے ہری پور جیل کے قوانین باہر بھی چل رہے ہیں اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ لوٹ کھسوٹ اور جاگیر دارانہ سسٹم ہے چند خاندانوں کی اجارہ داری ہے میں تو پچاس سال سے ان لوگوں کو یہی کہتا رہا ہوں کہ خدا کے لئے کوئی متبادل سوچو۔ اس چکر میں مت پڑو یہ سب برائی کے محافظ ہیں۔

اوصاف : اتنا عرصہ آپ اتمام حجت کرتے رہے ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : اور کوئی راستہ ہمارے سامنے نہیں تھا۔ افغانستان میں تو دشمن قابض ہو گیا تھا ان کی مجبوری تھی کہ اب ان کا حق ہے کہ اپنا نظام لائیں۔ میں دینی جماعتوں کو اکثر کہا کرتا ہوں کہ تم انقلابی سیاست اختیار کرو۔ پہلے مرحلے پر تمام دینی جماعتیں اکٹھی ہو جائیں۔ ایک پلیٹ فارم پر انتخابات کے لئے ایک موقف ہو' دلوں میں بھی کھوٹ نہیں ہونا چاہیے سات یا آٹھ دینی جماعتوں' جو ہیں ان کا ایک ہی انتخابی نشان ہو' ایک ہی امیدوار اور ایک ہی ایجنڈا ہو۔

اوصاف : کیا دینی جماعتیں ایک لیڈر پر اکٹھی ہو سکتی ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : ایک لیڈر پر متفق ہوں یا نہ ہوں' جدوجہد تو مشترکہ ہو گی اس طرح ہم سیاسی جماعتوں کے ہاتھوں استعمال ہونے سے بچ جائیں گے۔ سیاسی جماعتیں ہمیں ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتی ہیں۔ کبھی مسلم لیگ اور کبھی پیپلز پارٹی' یہ ہمارے کندھوں پر بندوق رکھ کر آگے آتے ہیں اس کے بعد ذلیل و خوار کر کے لات مار دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تم لوگوں کا سیاست سے کیا کام' جاؤ منبر و محراب سنبھالو' حکومت کرنا تمہارا کام نہیں ہے۔ آخر کار وہی حکومت آتی ہے جو بیرونی مفادات کی محافظ بنتی ہے۔ اوصاف : کیا یہ اتحاد ممکن ہے ؟

مولانا سمیع الحق : ممکن ہے جی' اگر اتنے تلخ تجربوں کے بعد بھی آنکھیں نہ کھلیں تو پھر کیا ہو سکتا ہے۔ دفاع افغانستان کونسل بنائی ہے' میری کوشش تھی کہ ہم کسی ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں اس سے پہلے بھی میں نے کئی کوششیں کی ہیں مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے مثلاً متحدہ شریعت محاذ بنایا تھا شریعت بل کے زمانے میں۔ اس میں بھی میں نے تمام دینی جماعتیں اکٹھی کی تھیں پھر ملی یکجہتی کونسل بنائی وہ بھی اسی کمرے میں بنی۔ میں نے سب کے سامنے جھولی پھیلائی تھی' سنی' شیعہ' اہل حدیث' اس وقت ملک میں قتل عام جاری تھا۔ بیرونی طاقتیں ہمیں ذلیل و خوار کر رہی تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ یہ ایک دوسرے کو مار مار کر ذلیل ہو جائیں اور لادینی قوتوں کا رستہ کھل جائے امام بارگاہوں اور مساجد پر بھی حملے کئے گئے ایک دوسرے کے خون کے پیاسوں کو ایک چھت کے نیچے بٹھایا۔ تین چار سال یہ اتحاد خوب چلا پھر سیاسی سازشی عناصر بیچ میں آ گئے۔ اتنی مار کھانے کا بعد اور جب امریکہ کا خطرہ بھی سر پر ہو تو دینی قوتوں کو اکٹھے ہو جانا چاہیے۔

اوصاف : قاضی صاحب! طالبان طرز حکومت کے حق میں دلیل دیتے ہیں کہ ہر ملک کے اپنے جغرافیائی

تقاضے ہوتے ہیں۔ تاریخی اور روایتی اعتبار سے نظام حکومت مختلف ہو سکتا ہے آپ کے خیال میں طالبان طرز حکومت پاکستان میں چل سکتا ہے؟

مولانا سمیع الحق : طالبان کے نظام کو لوگوں نے ہوا بنا دیا ہے۔ مغربی میڈیا نے اسے متشدد نظام کے طور پر پیش کیا ہے طالبان نے افغانستان میں عین اسلامی نظام نافذ کیا ہے۔ بدامنی تھی' افراتفری اور غنڈہ گردی کا راج تھا۔ طالبان نے خواتین کی عصمتیں محفوظ بنائیں۔ پہلے ایک فرلانگ تک بیٹی باپ کے ساتھ اور بیوی شوہر کے ساتھ نہیں جاسکتی تھی' غنڈے اٹھا لیتے تھے۔ طالبان نے تیزی سے فیصلے کئے کوئی ظلم نہیں کر سکتا۔ اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ بھی عام شہریوں جیسا سلوک کیا جاتا۔ ایک مرتبہ آئی جی ٹریفک کی گاڑی نے ایک شہری کی گاڑی کو ٹکر ماردی۔ آئی جی نے کہا چلو قاضی کے پاس چلتے ہیں جس کی غلطی ہوگی اسے سزا ملے گی۔ آئی جی کی غلطی ثابت ہوگئی اور اسے جرمانہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ معافی بھی مانگنی پڑی۔ ہمارے ہاں طاغوتی طاقتوں کا عدالتی نظام ہے سالہا سال سے خاندان پھنسے ہوئے ہیں تو ہم ایسے نظام کو بدلیں گے نہیں؟ اسلام تو کہتا ہے کہ فوراً مفت انصاف مہیا کیا جائے۔ امن قائم کرنے کے لئے حدود' اسلامی تعزیرات نافذ کرنا ہوں گی۔ بے حیائی اور فحاشی کو ختم کرنا ہے ایسا تو کوئی اسلام نہیں جس میں یہ سب منکرات ہوں۔ طالبان اور مسلمانوں کا اسلام ایک ہے۔ اسی اسلام کو یہاں بھی نافذ کریں گے۔ انہوں نے کیا وحشت اور درندگی پھیلائی؟ سکرٹ پہن کر پھرنے والی عورتوں کو ایسا کرنے سے منع کیا گیا کہ یہ غلط ہے؟ ہم بھی اسلام آباد کی سڑکوں پر کسی کو فحاشی کی اجازت نہیں دیں گے۔ یہ کیسا اسلام ہوگا جس میں منکرات کی اجازت دی جاسکے قرآن میں حکم ہے "نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو" اسلامی حکومت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ فحاشی' برائی اور ظلم و جبر کو روکے پتہ نہیں ہم کس چیز میں ماڈریٹ ہونا چاہتے ہیں ہم عورتوں کو کام کرنے کی اجازت دیں گے۔ اسلام حجاب میں خواتین کو کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ افغانستان میں عورتوں کو بہت زیادہ آزادی حاصل ہے۔ 80 فیصد عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ کام پر جاتی ہیں۔ افغانستان کی خواتین کو مونیکا لیونسکی بننے کی اجازت تو نہیں دی جاسکتی۔ ان کے ذہنوں میں بدتمیزی' بے حیائی اور مخلوط معاشرے کے تصوارت رچے بسے ہین وہ ایک مادر پدر آزاد سوسائٹی ہے جس سے ان کے سنجیدہ حلقے خود نالاں ہیں۔ ایسا ماڈرن اسلام میرے ذہن میں تو کوئی نہیں' قاضی صاحب کے ذہن میں کوئی خاکہ ہو تو خدا کرے کہ وہ تفصیل کے ساتھ پیش کر سکیں۔ اوصاف : فوج سے کسی صلاح الدین ایوبی کی توقع ہے؟

مولانا سمیع الحق : امریکہ چاہتا ہے کہ ہماری فوج کا اسلامی تشخص ختم ہو جائے' ہماری قوم کا فوج کے ساتھ جو محبت اور ایمان کا رشتہ ہے وہ نہ رہے اور لوگوں کا اعتماد ختم ہو جائے۔ امریکہ نے سازش میں شریک کرکے بڑی حد تک اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے لوگوں کی وہ وابستگی اب شاید نہیں رہی اس لئے ہم جنرل صاحب سے کہتے ہیں : ا کے لئے اپنی پالیسیاں بدلیں' ہم نے بہت بڑا رسک لیا ہے۔ مستقبل میں بھی پاکستانی افواج سے عالم اسلام کی وہ

وابستگی اور امیدیں بر قرار نہ رہ سکیں گی جو اس سے پہلے تھیں وہ سوچیں گے کہ انہوں نے اپنے بھائیوں کے خلاف کافروں کے لئے دروازہ کھول لیا ہے یہ اپنے ملک کی حفاظت کیا کریں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاک فوج کا دینی تشخص اور بھی بڑھ جائے اور پاکستان کو الجزائر بننے سے روک دیا جائے۔

اوصاف: لشکر اپنے سپہ سالار کے مطابق ہی عمل کیا کرتا ہے؟

مولانا سمیع الحق: اس کا اثر پڑتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے فوجی بھائیوں کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ جنرل صاحب کو چاہیے تھا کہ وہ دو لفظ افغان بھائیوں کے حق میں بھی کہہ دیتے۔ امریکہ کی شان میں ڈونگرے برسائے جا رہے ہیں۔ جنرل پرویز مشرف کے حوالے سے ٹیلی ویژن پر کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کیا وہ کیا۔ ٹھیک ہے کشمیر کے حوالے سے انہوں نے ہمت دکھائی لیکن اس وقت تو اس مریض کو ہمدردی چاہیے تھی جو بستر پر پڑا ہے۔ ایک جملہ ہی کہہ دیتے کہ افغانوں پر ظلم بند کرو، نہتے عوام پر بمباری کی مذمت کی جاتی اور چاہیے تھا کہ امریکہ کو بمباری بند کرنے کو کہا جاتا اس کا ہاتھ روکا جاتا۔ ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں کی گئی۔

اوصاف: فوج تو ڈسپلن کی پابند ہے وہ کیا کر سکتی ہے؟

مولانا سمیع الحق: ہم یہ نہیں کہتے کہ فوج کچھ کرے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دباؤ سے یہ پالیسی بدل دے۔ خدا کرے جنرل پرویز مشرف خود اپنی پالیسی پر نظر ثانی کر کے واپس آ جائیں۔ مستقبل میں جو ہونے والا ہے وہ انتہائی شرمناک ہے۔ شمالی اتحاد کی صورت میں بھارت نواز ٹولے کو مسلط کیا جا رہا ہے یہ پاکستان دشمن قوتیں اسے ایک لمحے کو بھی تسلیم نہیں کرتیں یہ بھارت نواز رشید دوستم اور جنرل فہیم نے کیا کچھ نہیں کیا' یہ لوگ وحشی درندے ہیں۔ جنرل فہیم نے یہاں بچوں کی بس اغوا کی تھی۔ بھارت کہہ رہا ہے کہ وہ ان کی مدد کے لئے اپنی فوج بھیجے گا جو لوگ بھارتی فوج کے کندھوں پر سوار ہو کر آئیں گے وہ ہمارے دوست ہوں گے یا دشمن؟

اوصاف: احادیث مبارکہ میں "خراسان" کا ذکر آیا ہے یہ کون سا علاقہ ہے؟

مولانا سمیع الحق: یہ سارا علاقہ خراسان کہلاتا تھا' ہرات' غزنی اور بلخ اسی کا نام "خراسان" تھا۔ احمد شاہ ابدالی مرحوم نے سب سے پہلے لفظ "افغانستان" استعمال کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ شاید ایسا وقت آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی بڑی تبدیلی لائے۔ اس کی وجہ یہ بھی لگتی ہے کہ ساری بڑی طاقتیں اللہ تعالیٰ نے یہاں مٹاتی ہیں۔ کھینچ تان کر ان طاقتوں کو افغانستان کے کنویں میں پھینک دیا گیا۔ انگریز بھی وہاں جنگ ہار چکا ہے اور سوویت یونین بھی۔ اب امریکہ کا ظلم و استبداد اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کا آخری انجام افغانستان میں دنیا کو دکھا دے۔ اللہ کرے کہ یہاں سے اسلام کی روشنی اٹھے آثار تو یہی بتاتے ہیں۔

اوصاف: احادیث مبارکہ میں "نصرت مہدی" کیلئے روانہ ہونے والے جس لشکر کی نشاندہی کی گئی ہے وہ کیا طالبان ہیں؟ مولانا سمیع الحق: ہم بالکل یقین سے تو کچھ نہیں کہہ سکتے یہ ایک شکل بھی ہو سکتی ہے۔ شاید

آئندہ کوئی اور صورت پیدا ہو جائے۔ اوصاف : کیا "معرکۃ المعارک" شروع ہو چکا ہے ؟

مولانا سمیع الحق : بظاہر حالات تو ایسے ہی ہیں اس سے پہلے تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ عالم کفر کسی اسلامی ملک کے خلاف اتنی قوت کے ساتھ متحد ہوا ہو۔ پہلے یہ آپس میں لڑتے تھے۔ روس کسی ملک کے خلاف کاروائی کرتا تو امریکہ اس ملک کی پشت پر کھڑا ہوتا امریکہ کی کسی کاروائی کو روس روکتا تھا۔ عراق اور لیبیا کے معاملے میں روس نے مدد کی اور جہاں کہیں روس گیا وہاں امریکہ مقابلے میں آگیا۔ اس سے پہلے یہ کبھی کسی اسلامی ملک اور امت مسلمہ کے خلاف ایک نہیں ہوئے۔ اس سے پہلے جنگیں کسی ایک ملک کے خلاف ہوتی رہیں۔ موجودہ جنگ بظاہر افغانستان کے خلاف ہے لیکن اسے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا گیا ہے۔ دہشت گردی ان کے نزدیک اسلامی جذبہ جہاد ہے گویا اس نے اسلام کو مٹانے کا اعلان کر دیا ہے اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ روس، امریکہ، برطانیہ، بھارت اور اسرائیل سب ایک ہو گئے ہیں، یہی "معرکۃ المعارک" ہے۔ اس سے بڑا "معرکۃ المعارک" کیا ہو سکتا ہے۔ پورا عالم کفر شیر و شکر ہو چکا ہے۔ اور ہمارے 55 اسلامی ممالک کے منافق حکمران بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اسلام پر اس سے زیادہ کڑا اور نازک وقت اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔

اوصاف : کیا موجودہ عہد کو امت مسلمہ کا آخری حصہ کہا جائے ؟

مولانا سمیع الحق : بظاہر تو یہی لگ رہا ہے کہ یہ فیصلہ کن جنگ ہو گی۔ کفر و الحاد کی ساری طاقتیں قوت و اتحاد کے باوجود ملیا میٹ ہو جائیں گی اور پھر اسلام کی "نشاۃ ثانیہ" کا آغاز ہو گا۔

اوصاف : ایران، پاکستان اور افغانستان کا ایک علاقائی اسلامی اتحاد ہو سکتا ہے ؟

مولانا سمیع الحق : ایران اب بھی محسوس کر رہا ہے کہ اس نے جو پہلے کیا وہ وقتی مفادات کے تحت کیا۔ اب وہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ ایران، امریکہ مخالفت کے باعث، کبھی بھی شمالی اتحاد کی مدد نہیں کرے گا وہ شمالی اتحاد کی بلا شرکت غیرے حکومت کی حمایت بھی نہیں کرے گا۔ افغانستان کی تقسیم سے تمام پڑوسی ممالک کے لئے مسائل پیدا ہوں گے جس طرح پاکستان کو مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اسی طرح ایران کو بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم سب نہ ختم ہونے والی خانہ جنگی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ ایران کی پالیسی ان حالات میں تبدیلی ہونی چاہیے۔ میں پہلے بھی ایرانی عوام اور ایرانی سفیر سے کہتا رہا ہوں کہ طالبان سے تمہارے جھگڑے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ تمہارا ایک امریکہ مخالف پوز ہے۔ اسلام پر ہم سب متفق ہیں۔ تم اپنا نظام چلاؤ، انہیں اپنا نظام چلانے دو۔ طالبان نے شیعہ حضرات کے خلاف کسی کاروائی کو برداشت نہیں کیا گیا۔ وہاں پر شیعہ ہونے کی بنا پر کسی کو کوئی سزا نہیں دی گئی نہ ہی فرقہ وارانہ فساد ہوا بلکہ گزشتہ محرم میں ماتمی جلوسوں اور مجالس کی نہ صرف اجازت دی گئی بلکہ ان کی حفاظت کے لئے دستے بھی تعینات کئے گئے۔ ایران کو اب چاہیے کہ وہ افغانستان کے خلاف اختلافات ختم کر کے ایک جائے۔ امریکہ طالبان اور ایران کا مشترکہ دشمن ہے۔

اوصاف : پاکستان کا ایٹمی پروگرام محفوظ ہے ؟ کہنے والے کہتے ہیں کہ ہماری ایٹمی تنصیبات پر امریکی آکر بیٹھ گئے ہیں ؟ مولانا سمیع الحق : ایٹمی تنصیبات محفوظ ہونی چاہئیں۔ ایٹمی پروگرام کی حفاظت ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اب ایسی خبریں آرہی ہیں امریکہ کہہ رہا ہے کہ ہم آپ کو ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کی تربیت دیں گے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اسرائیل اور امریکہ نے ایک سازش تیار کر رکھی ہے کہ اس حکومت کے جانے پر ہم ایٹمی پروگرام اپنی تحویل میں لے لیں گے۔ یہ تمام خبریں ہمارے ایٹمی پروگرام کے غیر محفوظ ہونے کی نشانیاں ہیں۔ موجودہ حالات میں ہم جب امریکہ کے ساتھ کھڑے ہوں تو ہمیں اس کی دوستی بھی نبھانا پڑے گی ان کی شرائط مانیں گے تو یہ تنصیبات محفوظ نہیں رہیں گی۔ ہم نے حکومت کو بتایا ہے کہ ایٹمی اثاثوں کی حفاظت امریکہ دوستی میں نہیں ہوسکتی۔ ان کو محفوظ رکھنے پر اگر دشمنی ہمارا مقدر رہے تو یہ ہمیں قبول ہے۔ خطرناک اژدھا سے دوستی کے نتائج تو ہمیں بھگتنا پڑیں گے۔ ایٹمی قوت ملکی سلامتی کے لئے ہوتی ہے اور اگر یہ اثاثے ہی محفوظ نہ رہے تو پھر بقا اور سلامتی کیسی ؟ ایٹمی قوت کے ہوتے ہوئے اگر ہم کمزور ہیں تو ایسے ایٹم بم کا ہم کیا اچار ڈالیں گے ؟ یہ کوئی کھانے کی چیز تو نہیں ہے۔ ایٹمی تنصیبات کو بہر حال خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔

اوصاف : اسامہ کے پاس ایٹم بم ہے ؟ مولانا سمیع الحق : میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اگر کفار کے پاس ایٹم بم ہے تو ہمارے پاس کیوں نہیں ہونا چاہیے اس میں اچنبے کی بات کیا ہے ؟ امریکہ اگر ہمیں ختم کرنے کے لئے ایٹم بم استعمال کرتا ہے تو کیا ہم خود کو بچانے کا حق نہیں رکھتے ؟ ہمارا ایٹم بم کیوں اسلامی ہے ؟ ہندوؤں' امریکیوں' یہودیوں' چینیوں اور روسیوں کے پاس بھی تو ایٹم بم ہیں۔ ان کو مذہبی نام کیوں نہیں دیئے جاتے ؟ ایٹم بم تو حفاظت کی چیز ہے۔ اگر امریکہ کی جھولی میں اس لئے بیٹھ جایا جائے کہ بھارت ہمارے خلاف کاروائی کرے گا تو یہ بات یاد رکھیں ہندوؤں میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھ سکیں۔ انہیں پتا ہے ہمارے پاس ایٹم بم ہے وہ کبھی حملہ نہیں کریں گے۔ امریکہ نے افغانستان میں کیمیائی ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ اب وہ اپنی دہشت گردی کے خلاف جاری مہم میں کسی اور ملک کے خلاف بھی یہ ہتھیار استعمال کر سکتا ہے۔ اس کے نزدیک مسلمان انسان ہی نہیں ہیں۔ اپنی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو ایٹمی قوت نہ صرف رکھنی چاہیے بلکہ بوقتِ ضرورت استعمال بھی کرنی چاہیے۔ امریکی قوم اس وحشت اور درندگی کے خلاف کیوں اٹھ کھڑی نہیں ہوتی ؟ کیا انہیں نظر نہیں آرہا کہ بے گناہ انسان مر رہے ہیں اور پھر وہ اپنے آپکو مہذب قوم بھی کہتے ہیں کیا تہذیب یہی تقاضا کرتی ہے ؟ امریکہ پر قیامت ٹوٹے تو انہیں پوری دنیا جہنم نظر آتی ہے۔ مسلمانوں کا قیمہ کیا جارہا ہے اور وہ ٹس سے مس نہیں ہورہے۔ یہ اب کی بات تو نہیں ہے۔ سالہا سال سے یہ ظلم جاری ہے۔ امریکی یہ سب کچھ اپنے ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ پر دیکھ رہے ہیں ان کی خاموشی اور اپنی حکومت کی مدد کی فراہمی (ٹیکسوں کی صورت میں) سب سے بڑا جرم ہے۔ اس جرم کی سزا انہیں قدرت دے گی۔ عراق میں 80 ہزار بچے

سالانہ امریکی حکومت قتل کر رہی ہے۔ اعداد و شمار یہ ہیں کہ افغانستان میں بھی ایک لاکھ بچے آئندہ چند دنوں میں مر جائیں گے۔ ان معصوم پھولوں کی موت امریکی عوام کے دلوں میں کیوں لرزہ طاری نہیں کرتی؟ دیکھا جائے تو اصل میں تشدد پسند امریکی عوام ہیں۔ وہ ظلم اور بربریت کو پسند کرتے ہیں۔ کیا ایسی قوم کو سزا نہیں ملنی چاہیے؟ فلسطین میں ماؤں کی گود میں بچوں کو گولیوں سے اڑا دیا جاتا ہے۔ اپنا حق مانگنے والوں پر ٹینک چڑھا دیئے جاتے ہیں اور امریکی قوم انہیں مالی مدد فراہم کرتی ہے۔ کشمیر میں بھارت معصوم لوگوں کو قتل کر رہا ہے اور قاتل بھارت امریکہ کا بہترین دوست ہے۔ ہم امریکی قوم کے خلاف چارج شیٹ پیش کرتے ہیں۔ امریکی یا تو اپنی حکومت کو ٹیکس دینا بند کر دیں اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں یا پھر نتائج بھگتنے کو تیار رہیں۔

اوصاف: حکمرانوں کا کہنا ہے کہ ہم نے افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دے کر پاکستان اور تحریک آزادی کشمیر کو بچا لیا۔ کیا کشمیر کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوگا؟ مولانا سمیع الحق: کشمیر تو ہمارے ہاتھ سے گیا۔ انہوں نے اس جنگ کا نام "دہشت گردی" رکھا ہوا ہے۔ یہ لفظ بہت وسیع المعنی ہے۔ "دہشت گردی" کی تعریف بھی وہی کریں گے۔ جس میں ان کا مفاد ہو۔ کہاں دہشت گردی ہو رہی ہے' کہاں دہشت گردی نہیں ہو رہی۔ اس میں تمیز کرنا بھی ان کا کام ہے وہ جو مرضی کریں دہشت گردی نہیں' مسلمان اگر کہ اپنے دفاع کے لئے ہاتھ بھی ہلائیں تو وہ دہشت گردی ہے۔ چیخنا' چلانا اور اپنا حق مانگنا اسی زمرے میں آئے گا۔ "الرشید ٹرسٹ" افغانوں کو روٹی مہیا کرے' مدرسے لوگوں کو تعلیم دیں یہ سب بھی ان کے نزدیک "دہشت گردی" ہے۔ یہ ایک نہ ختم ہونے والا لا سلسلہ ہوگا اس مہم کی آڑ میں جہاں جہاں بھی مسلمان احتجاج کر رہے ہیں ان پر جنگ مسلط کر دی جائے گی۔ کشمیر میں مسلمان مزاحمت کر رہے ہیں کافروں کی دہشت گردی کے خلاف لیکن عتاب کا نشانہ مظلوم ہی بنیں گے۔ اس لحاظ سے کشمیر تو گیا۔ وہاں کی جہادی تنظیموں کے خلاف کاروائی ہوگی۔ سات لاکھ ہندو فوج کشمیریوں کے سینے پہ بیٹھی ہوئی ہے وہ "دہشت گردی" نہیں۔ کولن پاول نے بھارت میں بیان دیا تھا کہ واشنگٹن سے سری نگر تک "دہشت گردی" کے خلاف جنگ لڑیں گے۔ اس کا سیدھا سا مطلب ہے کہ وہ جہادی تنظیموں کو ملیا میٹ کر دیں گے۔ کشمیری عوام کو آزادی کے لئے جدوجہد کی بھی اجازت نہیں۔ وہ افغانستان کے بعد ایک ایک کر کے سب پر ہاتھ ڈالیں گے۔ ہندو کو انہوں نے کہا کہ چند دن خاموش رہیں۔

اوصاف: "دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک" میں دنیا کے کن کن علاقوں سے لوگ حصول تعلیم کیلئے آتے ہیں؟

مولانا سمیع الحق: بنیادی طور پر تو پاکستان اور افغانستان کے مسلمان تعلیم حاصل کرتے ہیں ان دونوں ممالک کی سرحدیں باہم ملی ہوئی ہیں اور افغانستان میں تعلیم کا کوئی نظام بھی نہیں ان کو یہ ادارہ قریب ترین پڑتا ہے۔ وہاں کے کئی علماً میرے والد صاحب مرحوم کے شاگرد تھے۔ افغانستان کے سرکردہ علماً کی اکثریت نے اسی دارالعلوم سے علم حاصل کیا۔ اکا دکا دوسرے ممالک سے بھی آتے ہیں عرب ممالک اور وسطی ایشیائی ریاستوں سے۔ امریکہ

نے اسے بہت بڑا "وار سکول" قرار دے رکھا ہے۔ یورپین اس دار العلوم کو بار بار دیکھنے آتے ہیں۔ ہمیں کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ انہیں دار العلوم نہ دیکھنے دیا کریں۔ میں نے کہا ہم ایک کھلی کتاب ہیں یہ آئیں اور دیکھیں یہاں قرآن پاک اور سنت کی تعلیم دی جاتی ہے یہاں جنگی تربیت نہیں دی جاتی، کوئی طالب علم چاقو تک نہیں رکھتا۔ برطانوی صحافی "رابرٹ فسک" نے اپنے اخبار "انڈیپنڈنٹ" میں میرا بڑا عجیب نقشہ کھینچا، دار العلوم کو "وار سکول" قرار دیا۔ اخبار میں ایک نقشہ دیا گیا جس میں "دار العلوم" کو تیر کے نشانات کے ذریعے تل ابیب، چیچنیا اور کشمیر سے ملایا گیا ہے اور ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس جنگی سکول سے فلسطین، چیچنیا اور کشمیر میں گوریلا جنگ لڑی جارہی ہے۔ یہ لوگ اسلام کی تعریف Terrorism کررہے ہیں۔ یہاں قرآن پاک، حدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہم اسلام کا جذبہ جہاد و حمیت پھیلاتے ہیں اصل خطرہ انہیں ہمارے نصاب سے ہے۔ آج کالج، یونیورسٹیوں میں اسلامی نصاب رائج کر دیا جائے تو وہ اسے بھی "دہشت گردی" قرار دے دیں گے۔ وہ نصاب سے جہاد کی آیات خارج کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہاں سے ہم کہیں بھی خود سے طلباً کو نہیں بھیجتے۔ فارغ ہونے کے بعد اپنی مرضی سے جہاں جانا چاہتے ہیں، چلے جاتے ہیں۔ افغانستان پر عذاب آیا تو یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ اٹھے انہوں نے تو اٹھنا ہی تھا۔ یورپی اقوام سے میں کہتا ہوں کہ آپ پر آج کوئی عذاب آجائے تو کیا وہاں کے لوگ نہیں اٹھیں گے؟ ہر کسی کو اپنی قوم کو بچانے کا حق حاصل ہے۔

اوصاف: یورپ والے "دار العلوم" سے سنکیانگ کی طرف بھی ایک تیر کھینچتے ہیں؟

مولانا سمیع الحق: آپ نے بہت اہم بات کی۔ انہوں نے بڑی کوشش کی کہ سنکیانگ کے معاملے پر مسلمانوں کو چین کے ساتھ لڑا دیا جائے۔ انہوں نے خود کئی تنظیمیں پیدا کیں کہ وہاں جاکر گڑبڑ پیدا کریں ہمارے مجاہدین کو ترغیب دی گئی وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان، چین اور ایران آپس میں متصادم ہو جائیں۔ الحمد للہ ہم نے یہ کوششیں کامیاب نہ ہونے دیں، طالبان نے خاص طور۔ انہوں نے سوچا کہ ہمیں کیا پڑی ہے وہ عہد کئے ہوئے ہیں کہ کسی ملک کی طرف توسیع پسندانہ نظروں سے نہ دیکھیں گے۔ تاجکستان، ازبکستان اور چین، کسی بھی جگہ تو انہوں نے مخالفت نہ کی، وہ تو اپنے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں۔ سنکیانگ میں مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت ہے اور وہاں جو بہت مظالم ہوئے ہیں وسط ایشیاء میں بھی مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ کسی کو وہاں ابھارنے کی ضرورت نہیں۔

اوصاف: کہا جاتا ہے کہ طالبان نے بہت جلد اپنی پالیسیوں سے دنیا کو اپنا مخالف بنا لیا۔ ایران کے ساتھ محاذ آرائی، مجسموں کو توڑنا اور پھر پاکستان میں بھی ان کے حوالے سے بڑے خدشات پیدا ہوئے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

مولانا سمیع الحق: انہوں نے محاذ آرائی نہیں کی وہ ایران کا ساتھ بھی دوستی کا ہاتھ بڑھاتے رہے۔ ان سے یہی توقع رکھتے رہے کہ وہ ہماری مدد کریں۔ ہم سے نہ لڑیں۔ ہمارا اندرونی مسئلہ ہے اسے سنبھالنے میں مدد فراہم کریں۔ ہم ایران میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتے تو ایران کو کیا تکلیف ہے۔ ہم اس سرزمین سے پیدا ہوئے

اور اسے امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں۔ پاکستان کا تو احسان مند رہے گا۔ وہ آج تک جو کچھ کرتے رہے کراچی میں قونصل خانہ بند کیا گیا لیکن طالبان نے کہا کہ پاکستان نے ہماری حفاظت کیلئے بند کیا ہے۔ سنٹرل ایشیاء کا حکمرانوں کیلئے مسئلہ یہ ہے کہ وہ ساری اسلامی ریاستیں ہیں۔ ہندوستان میں اسلام وہاں سے آیا۔ ہمارا سارا کلچر' تمام بڑے مشائخ الحدیث انہیں علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام بخاری' امام ترمذی' امام ابو داؤد' امام مسلم' بخاری فقہ طب' فلسفہ سارے علوم وہاں سے آئے ہیں۔ ان عظیم نشانیوں کو انہوں نے مٹا دیا تھا مسلمان مسلمان ہوتے ہیں اب انکے تسلط سے نکلے ہیں وہ خود اسلام کی طرف لوٹ رہے ہیں انہیں خدشہ ہے کہ اگر دین اسلام افغانستان میں نافذ رہے اور یہ لوگ قدم جما گئے تو پورے خطے پر اس کے اثرات پڑینگے۔ دعوت اور نظریہ کو روکنا تو کسی ملک کے بس میں نہیں ہے۔ اسلام کی روشنی تو چاروں طرف پہنچے گی۔ وہ اس چراغ کو بجھا دینا چاہتے ہیں اب ایسا نہیں ہوگا۔ نشاۃ ثانیہ ہوگی۔

اوصاف : کہا جاتا ہے کہ طالبان کی پالیسیوں میں لچک نہیں۔ آپکا کیا خیال ہے ؟

مولانا سمیع الحق : ان کی پالیسیوں میں بہت زیادہ لچک ہے جب تک صریحاً زیادتی نہ ہو تو کسی کو نہیں پکڑتے جن صحافیوں کو پکڑا وہ ایجنٹ تھے پھر بھی انہیں چھوڑ دیا گیا۔ عیسائیت پھیلانے والوں کو پکڑا۔ اسلام کسی اور مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ ہماری بھوک اور افلاس سے فائدہ اٹھا کر ہمارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ یہ گھناؤنی اور گری ہوئی حرکت ہے انہیں روٹی دو اور ان کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرو۔ ان مبلغین کو اپنا مقدمہ لڑنے کا پورا حق دیا گیا تھا۔ اب فیصلہ کرنے والے تھے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ انہیں چھوڑنے والے تھے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ انہیں چھوڑنے والے تھے (یہ انٹرویو عیسائی مبلغین کی رہائی سے پہلے کیا گیا تھا) ارتداد پھیلانے والوں کو اسلامی تعزیرات کے حوالے سے سزا دی جاتی ہے۔ ان کی سزا موت نہیں ہے اگر مسلمان اپنا مذہب چھوڑ دے تو اسے قتل کرنے کا حکم ہے وہ انہیں ڈرا دھمکا کر چھوڑ دیں گے۔ ہم تبلیغ کرتے ہیں امریکہ اور برطانیہ چاہیں تو ہم ان کے ملکوں میں نہیں کریں گے۔

اوصاف : اسلام جنگ میں بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کی جان کو تحفظ دینے کا حکم دیتا ہے۔ اسامہ بن لادن نے اپنے کچھ انٹرویوز میں گیارہ ستمبر کے واقعے کی حمایت کی ہے تو آپ کیا کہتے ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : یہ بہت حساس مسئلہ ہے۔ ہم حالت جنگ میں ہیں عالم کفر کے ساتھ ہم جنگ میں ہیں۔ گیارہ ستمبر سے پہلے ہی انہوں نے ہمارے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے۔ کشمیر' چیچنیا' بوسنیا اور فلسطین میں وہ اسرائیل کی پشت پر ہے' چیچنیا میں روس مار رہا ہے لیکن اسے امریکہ کی شاباش حاصل ہے انہوں نے اس حوالے سے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے گیارہ ستمبر کو ایک واقعہ ہوا صحیح طرح سے معلوم بھی نہیں کہ کس نے یہ کیا ہے۔ میرا اب بھی یقین ہے کہ ان کے اندر سے کچھ لوگوں نے کیا ہے۔ یہ ان کی اپنی پلاننگ تھی۔ وہ عالم اسلام کے خلاف جنگ شروع کرنا چاہتا تھا۔ اسرائیل کا مسجد اقصیٰ پر قبضہ کرنے کا جو منصوبہ ہے امریکہ نے اس سے نظر

ہٹا کر اس کی مدد کی۔ جنگ میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ پشتو میں کہا جاتا "جنگ میں گڑ نہیں بانٹا جاتا" جنگ کی حالت میں یہ تمیز نہیں ہو سکتی کہ کون گناہگار ہے اور کون معصوم۔ اس حوالے سے یہ حکم ہے کہ "دار الحرب" سے مسلمان نکل جائیں۔ یورپ اور امریکہ کے مسلمانوں کو بھی اس "دار الحرب" میں نہیں رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہماری انکے ساتھ کئی سالوں سے جنگ جاری ہے اگر مسلمان وہاں خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے تو ہجرت کر جائیں۔

اوصاف : آپ نے کہا کہ جنگ میں بے گناہ بھی مارے جاتے ہیں۔ امریکہ میں بے گناہ مسلمانوں کو گیارہ ستمبر کے بعد مارا جا رہا ہے تو کیا امریکہ بھی ایسا کرنے میں حق بجانب ہے ؟

مولانا سمیع الحق : امریکہ نے خود مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کرنے کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اسلام و کفر کی جنگ کا آغاز ہے۔ افغانستان میں ہزاروں لوگ مر رہے ہیں اور ہجرت کر رہے ہیں لیکن اس کا علاج تو ہمارے پاس نہیں ہے وہ تو بے گناہ تارکین وطن کو نشانہ بنانے کے لئے کوئی بہانہ تو بنائے گا۔

اوصاف : جنرل پرویز مشرف نے 11 ستمبر کے واقعے کے بعد افغانستان کے حوالے سے جو پالیسی اپنائی اسے انہوں نے وقت کا تقاضا قرار دیا۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے ؟

مولانا سمیع الحق : انہوں نے ایٹمی پروگرام بچانے کی بات کی تھی مگر بچ جاتا تو اچھا ہوتا۔ اب تو عملی کاروائی شروع ہو چکی ہے ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ امریکہ دروازہ توڑ رہا ہے اور توڑنے کے بعد اندر داخل ہو گا پھر کوئی چیز نہیں بچے گی تم ڈٹ جاؤ' امریکہ کا ہاتھ پکڑو اور دروازہ توڑنے سے منع کرو اور اس جنگ میں کم از کم شرکت نہ کرو لیکن پرویز مشرف کو ملا کیا؟ ایٹمی صلاحیت پر امریکہ کی نظریں ہیں بحواس جاری ہیں 'ایٹمی پروگرام کو غیر محفوظ قرار دیا جا رہا ہے یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کسی کی معصوم بیٹی کو موضوع سخن بنایا جائے۔ ہمارے ایٹم بم کی عصمت ضروری تھی۔ کولن پاول اور رمز فیلڈ ہمیں ہماری عصمت کی حفاظت کے طریقے بتا رہے ہیں کیا چیز رہ گئی ہماری سالمیت کی جہاد کشمیر کے بارے میں کہتے ہیں کہ دہشت گردی ہے سب سے بڑی بات یہ کی گئی کہ ہمیں اقتصادی امداد ملے گی اور قرضے معاف ہوں گے اس بات کی بھرپور تشہیر کی گئی قرضے کہاں معاف ہوئے ؟ ایک ارب ڈالر امداد کا اعلان ہوا۔ پہلے 800 ملین ڈالر کی بات کی گئی شاید پھر کہیں گے کہ وہ بھی اسی میں شامل ہے۔ ایف سولہ کی بات چھیڑنے سے انہوں نے منع کر دیا ہے۔ ایک ارب ڈالر تو ہمارے ایف سولہ کے بنتے ہیں وہ بھی نہیں دیں گے اور ایک ارب ڈالر پر پوری قوم کی سلامتی داؤ پر لگائی جا سکتی ہے ؟ فرض کریں کہ دنیا میں مسلمان ایک ارب ہیں گویا امت محمدی کے ہر فرد کی قیمت ایک ڈالر لگائی گئی ہے یعنی ایک ارب ڈالر دے دو اور سب کو اپنی غلامی میں لے لو اور پھر باری باری عراق' لیبیا' اور پاکستان نشانہ بنائے جائیں گے۔ جنرل پرویز مشرف نے میری آپ کی ہم سب کی قیمت لگائی ہے وہ بھی ملے گی نہیں ابھی وعدہ ہے جو ایفا نہیں ہو گا۔

اوصاف : مولانا صاحب! تو پھر کیا پرویز مشرف نے غداری کی ہے ؟

مولانا سمیع الحق : دیکھیں میں یہ نہیں کہتا کہ انہوں نے غداری کی ہے شاید ہمارے درمیان نکتہ نظر کا اختلاف ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ ملک کسی طرح بچ جائے جنرل پرویز مشرف امریکی رعب اور لالچ میں آگئے۔ وہ سمجھے کہ ہمارے اقتصادی مسائل کا حل امریکہ کے ساتھ تعاون میں ہے ان پر امریکی دہشت حاوی ہوگئی کہ وہ سپر پاور ہے، ہمیں ملیامیٹ کر کے رکھ دے گا یہ جنرل صاحب کی غلط فہمی ہو سکتی ہے انہوں نے شاید سوچا ہو گا کہ اس طرح ملک بچ جائے گا ایک اسلامی ملک کے سربراہ مملکت کے طور پر اللہ نے انہیں عزت دی ہے تخت پر بٹھایا ہے انہیں ناشکری کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟ ہم نے بروقت کہا کہ انہیں امریکی رعب میں نہیں آنا چاہیے تھا یہ یقین اور ایمان رکھتے کہ سپر پاور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہی ہمیں بچا سکتا ہے۔

اوصاف : آپ کو اب بھی جنرل پرویز مشرف سے کوئی امید ہے ؟

مولانا سمیع الحق : وہ جھک گئے ہیں، ہیبت میں آگئے ہیں، لالچ میں آگئے ہیں وہ عالمی برادری کے ساتھ کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ عالمی برادری تو کافروں کی ہے تو کیا وہ ہماری برادری ہے ؟ ہماری برادری تو امت محمدیہؐ ہے، اسلام ہے، افغانستان ہے، کشمیر ہے، فلسطین ہے۔ وہ ہماری برادری نہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کا گروپ ہے بد قسمتی سے پرویز مشرف نے اندھے کنویں میں چھلانگ لگائی ہے جتنا ہاتھ پاؤں ماریں گے اور گرتے جائیں گے اور ملک کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ ملک کے بچاؤ کے لئے بہت بڑی جنگ لڑنا ہو گی۔ یہ جنرل صاحب کے خلاف نہیں بلکہ ملک کے بچاؤ کے لئے ہو گی۔ ہماری جدوجہد سیاسی نہیں ہے لہٰذا اسے سیاسی رنگ نہ دیا جائے ہم تو ملک کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں ہمارے نزدیک ملک کی سلامتی داؤ پر لگ گئی ہے۔ افغانستان کی بربادی پاکستان کی بربادی ہے۔ پاکستان و افغانستان کا دفاع ایک دوسرے سے وابستہ ہے، تقدیر وابستہ ہے۔

اوصاف : کیا آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف کی نیت ٹھیک تھی ؟

مولانا سمیع الحق : نیت کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے لیکن کام غلط تھا، غلط ہے اور ملک کے لئے تباہ کن ہے اللہ کرے کہ یہ بات ان کی سمجھ میں آجائے ان کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ واپس آجائیں۔

روزنامہ جنگ کے سوالات

جنگ : اسلام کے ابتدائی زمانے میں جنگ کے جو اصول وضع کئے گئے تھے ان میں عورتوں، بچوں اور معصوم شہریوں کے قتل سے گریز کا کہا گیا تھا ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بھی بے گناہ لوگ مارے گئے آپ اسے دہشت گردی کہیں گے یا جہاد ؟ مولانا سمیع الحق : کسی ملک کے ساتھ حالت جنگ نہ ہو تو پھر کسی کو سوئی چبھونے کی بھی اجازت نہیں ہے اسلام کے معنی سلامتی کا دین ہے۔ یہ نقشہ عام حالات کا ہے لیکن آج کے حالات میں پورا عالم اسلام دہشت گردی کا شکار ہے عراق کا حال دیکھیں وہاں بچے مر رہے ہیں کشمیر اور فلسطین میں کھلے عام دہشت گردی ہو رہی ہے اور مسلمانوں کو اعلانیہ جنگ میں ڈال دیا ہے ایسی صورتحال میں رد عمل میں مجبوراً سب

کچھ جائز ہے اگر امریکہ دار الحرب ہے تو پھر وہاں جو مسلمان رہتے ہیں انکو خود ان حالات کا خیال کرنا چاہیے اور اپنی جان ومال کی خود حفاظت کرنی چاہیے اب جیسا افغانستان کے حالات ہیں تو ہم تو یہ نہیں دیکھا کہ وہ کس پر گرتا ہے

جنگ : آپ امریکہ کو دار الحرب قرار دے رہے ہیں تو کیا وہاں سے مسلمانوں کو ہجرت کرنی چاہیے ؟

مولانا سمیع الحق : اب جب عملاً جنگ جاری ہے تو جوابی رد عمل سے کسی کو روکا تو نہیں جا سکتا اگر مسلمان اپنی حفاظت کیلئے ضروری سمجھتے ہیں تو امریکا سے ہجرت کریں یا پھر اپنی حفاظت خود کریں' فقہا اس کی مثال ایسے دیتے ہیں کہ ایک بار میدان جنگ میں کافروں کو مارا جا رہا تھا تو ایک کافر مسلمان کے سینے سے چمٹ گیا اب یہاں پر اسلام کہتا ہے کہ ہماری مجبوری اور بے کسی ہے کہ اس کافر کو مارنا ہے' چاہے مسلمان کو ہی مارنا پڑے گولی چلانی پڑے گی البتہ اس صورت میں مسلمان کی موت کو شہید تصور کیا جائے گا۔

جنگ : کیا ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ دہشت گردی تھی یا نہیں ؟

مولانا سمیع الحق : اگر یہ دہشت گردی تھی تو امریکا کو اس کے عوامل تلاش کرنے چاہئیں۔ دیکھیں یہ دہشت گردی ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا آدھے گھنٹے کے اندر ہی اسامہ بن لادن کو ملزم بنا دیا گیا۔ یہ دہشت گردی امریکا اور یہودیوں نے خود کی ہے۔ جنگ : اس وقت حکومت کا کہنا ہے کہ "سب سے پہلے پاکستان" جس کا مطلب یہ ہے کہ قومی مفاد کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے' ہر اسلامی ملک کے ملی مفادات بھی ہیں مصر کے' ایران کے' سعودی عرب کے اپنے اپنے مفادات ہیں تو پاکستان اپنے قومی مفاد کا خیال کیوں نہ رکھے ؟

مولانا سمیع الحق : قومی مفاد تو ایک وسیع المعانی لفظ بن چکا ہے کہ جمہوری حکومت ختم کرنا ہے تو قومی مفاد کا نام دیا جاتا ہے' کرپشن کے نام پر لوگوں کو پکڑا جاتا ہے تو قومی مفاد کے نام دے دیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو جہاد میں اٹھا کر بیرون ملک بھیجا جاتا ہے تو اسے بھی وسیع تر قومی مفاد کا نام دیا جاتا ہے۔ حب الوطنی کے ہم سب قائل ہیں پاکستان کو بچانا ہم عین عبادت سمجھتے ہیں پاکستان ایک اسلامی نظریے کی بنیاد پر بنا ہے ہم کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پاکستان نہیں سب سے پہلے وہ نظریہ ہے جس کی بنیاد پر پاکستان بنا تھا تو ہماری نظر میں سب سے پہلے اس نظریے کو بچانا ضروری ہے ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کی موجودہ پالیسی سے ہماری دفاعی صلاحیت اور معاشی حیثیت امریکہ کے قبضے میں چلی جائے گی۔ ہمیں ہنا ہنایا انہیں نہیں دینا چاہیے تھا جو مصیبت سر پر آن پڑی تھی اس کا استقامت سے مقابلہ کرنا چاہیے تھا۔ امریکہ کی دوستی سے دشمنی بہتر ہے حکومت والے کہتے ہیں کہ ہمیں ایٹم بم کو بچانا تھا۔ اگر مشکل وقت میں یہ ہمارے کام نہیں آئے گا تو کیا ہمیں ایٹم بم کا اچار ڈالنا تھا۔ جنگ : کہا جا رہا ہے کہ جہادی تنظیمیں پاکستان کے مفاد میں نہیں ہیں اور یہ جہاد بالآخر فساد بن گیا۔

مولانا سمیع الحق : کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج کو جہادی تنظیموں نے ہی روک رکھا ہے میں نے جنرل مشرف کو بھی کہا تھا کہ جہادی تنظیموں کو اللہ کا احسان سمجھو کہ فوج یہاں کھا پی رہی ہے اور وہاں نوجوان جانیں قربان

کر رہے ہیں۔ آپ کا کچھ بھی خرچ نہیں ہو رہا' یہ جہادی تنظیمیں ختم کر کے ہندو فوج کو آزاد کرنے کے مترادف ہو گا دوسری طرف مغربی سرحد افغان جہاد کی وجہ سے محفوظ ہو گئی تھی اور ہم ایک جان دو جسموں کی مانند تھے 'امریکا نے ہماری یہ سرحد بھی غیر محفوظ کر دی ہے۔ امریکہ ہمیں چکی کے دو پاٹوں میں پیسنا چاہتا ہے۔ ان کی عقل پر پردہ پڑا ہے یہ اتنی بات بھی سمجھ نہیں رہے' میں ذاتی طور پر جنرل مشرف کو غدار نہیں سمجھتا لیکن ان کی پالیسیوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ جنگ : یہ فرمائیں کہ کیا پاکستان کے اندر بھی جہاد جائز ہے ؟

مولانا سمیع الحق : پاکستان کے اندر لڑنے کے لئے ہم جمہوری طریقے استعمال کرتے ہیں ہم ہتھیار نہیں اٹھاتے' حکمرانوں کو ہم من مانی بھی نہیں کرنے دیتے' ایوب خان کو ہم نے پرامن جمہوری جدوجہد سے ہٹایا بھٹو کے ساتھ بھی یہی کیا گیا اب بھی کوئی حکمران ایسا رویہ اپناتا ہے تو اس کے خلاف پرامن تحریک چلنی چاہیے اس ملک کا کوئی بھی جرنیل ہماری تحریک کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جنگ : تو آپ مسلح جدوجہد کی ضرورت نہیں سمجھتے ؟

مولانا سمیع الحق : ہم مسلح جدوجہد کی ضرورت نہیں سمجھتے یہ ہماری پرامن تحریک سے ہی چلا جائے گا۔

جنگ : جہاد افغانستان ہو یا جہاد کشمیر اس میں بریلوی اور مکتبہء شیعہ فکر کے لوگ کم کیوں ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : دیوبند کی تاریخ ایسی ہے کہ ہم برائی کے ساتھ کمپرومائز نہیں کرتے خدا کرے کہ دوسرے بھی اس بات کو محسوس کریں میں سمجھتا ہوں کہ بریلوی بھی اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی ہر لمحہ ہمارے ساتھ ہیں ان کا کہنا ہے کہ فوج کے اندر سے ہی کوئی صلاح الدین ایوبی نکلے گا پھر مجھے کہا کہ مولانا آپ سمجھ گئے (ہنستے ہوئے) میں نے کہا مولانا آپ نے بہت اعلیٰ بات کی ہے خدا کرے وہ عملی طور پر شریک ہوں (سوچ کر رکتے ہوئے) یہ شریک ہیں بھی بس خدا کسی کو زیادہ توفیق دے دیتا ہے اور کسی کو کم۔

جنگ : آئی ایس آئی نے 20 سال افغان پالیسی چلائی جسمیں آپ بھی شریک کار رہے یہ پالیسی تو مکمل ناکام رہی ؟

مولانا سمیع الحق : 20 سال میں افغان پالیسی مکمل طور پر کامیاب رہی ہم نے ایک سپر پاور کو شکست دی تھی پاکستان نے افغانستان میں بڑا موثر کردار ادا کیا' پاکستان نہ ہوتا اور ۱۵ لاکھ افغان جانیں قربان نہ کرتے تو روس ہم سب کو روند چکا ہوتا۔ بلوچستان کا علاقہ بھی روس کے قبضے میں ہوتا اور روس گرم پانیوں تک پہنچ چکا ہوتا اور خلیجی ممالک پر بھی اس کا کنٹرول ہوتا۔ خرابی افغان لیڈروں کی طرف سے آئی۔ پاکستان کا رویہ بہت مثبت رہا۔

جنگ : یہ تو نہیں کہ پاکستان کسی کی زیادہ حمایت کرتا ہو؟ مولانا سمیع الحق : نہیں! پاکستان نے پوری کوشش کی کہ افغانستان میں امن اور صلح قائم ہو لیکن یہ سات آٹھ گروپوں میں بٹے ہوئے تھے' طالبان میں خوبی یہ ہے کہ ان میں گروپ نہیں ہیں وہاں پر بس ایک ہی امیر المومنین ہے کوئی اپوزیشن نہیں ہے۔

جنگ : یعنی جمہوریت نہیں ہونی چاہیے ؟ مولانا سمیع الحق : جمہوریت میں تو ہر ایرا غیرا اٹھ کر بات

کرتا ہے۔ یہ شیطانی جمہوریت ہے وہاں سارے فیصلے مشاورت سے ہوتے ہیں۔
جنگ : مہاتمابدھ کے مجسمے کو گرانا کیا درست تھا؟ مولانا سمیع الحق : وہ تو اسلئے گرائے گئے کہ ۷۰' ۷۰ بچے کیمپوں میں مر رہے تھے تو طالبان نے کہا کہ ان پتھروں کو مارو دیکھو ان کی چیخ نکلتی ہے یا نہیں' بے جان پتھروں پر تو چیخ نکلتی ہے اور جاندار بچوں کے مرنے پر آواز تک نہیں نکلتی۔ افغانستان کے ہندو اور سکھ قسم کھا کے کہتے ہیں کہ ہم اب اطمینان سے سوتے ہیں۔ جنگ : جہاد کشمیر کے حوالے سے کہا جارہا ہے کہ وہاں پر افغانستان جیسے حالات ہیں وہاں پر بھی کوئی متحدہ قیادت نہیں ہے خدشہ ہے کہ وہاں پر افغانستان کی طرح کی انار کی نہ پھیل جائے۔ مولانا سمیع الحق : ہمیں ابھی سے اس پر نظر رکھنی چاہیے۔ ہمیں بھی یہ پریشانی ہے کہ جتنے گروپ زیادہ بنیں گے اتنی ہی پیچیدگیاں بڑھیں گی۔ ایک افغان لیڈر عبدالرب رسول سیاف نے مجھے کہا کہ کشمیری لیڈروں کو لینڈ کروزر میں نہ بیٹھنے دینا کیونکہ اگر یہ ایک بار گاڑی میں بیٹھ گئے تو پھر کبھی اس سے نہیں اتریں گے۔ افغانستان کے سات لیڈر اپنے آپ کو شہنشاہ سمجھتے تھے۔ حکومت کو ابھی سے ان کو متحد کرنا چاہیے لیکن اس ڈر سے کہ انار کی پھیلے گی جہاد کو ختم تو نہیں کیا جاسکتا۔ ہم نے ضیاء الحق مرحوم سے بھی کہا تھا کہ گروپوں کو کم کرو اسوقت انار کی کو روکا جاسکتا ہے۔ جنگ : اخبارات میں کہا جارہا ہے کہ پاکستان کی افغان پالیسی اس قدر خراب تھی کہ طالبان کے بعد پورے افغانستان میں ہمارا کوئی دوست نہیں ہوگا؟

مولانا سمیع الحق : طالبان کے علاوہ پہلے بھی ہمارا کوئی دوست نہیں تھا' درمیان میں جو افغان حکومت آئی تھی اس نے ہمارے سفارتخانوں پر حملے کئے تھے۔ ربانی' احمد شاہ مسعود اور دوستم نے کیا کچھ نہیں کیا؟ ظاہر شاہ نے پختونستان کا مسئلہ کھڑا کیا' شمالی اتحاد کی حکومت آئی تو وہ پاکستان مخالف ہی ہوگی۔

جنگ : جدید دنیا سے روشناس لوگوں کو ڈر ہے کہ مولانا سمیع الحق اور طالبان ہمیں غاروں کی دنیا میں واپس بھیجنا چاہتے ہیں؟ مولانا سمیع الحق : اسلام ترقی کا دین ہے۔ اسلام سائنس ٹیکنالوجی' کمپیوٹر اور ہوائی جہاز وغیرہ کا حامی ہے یہ سب چیزیں مسلمانوں نے دنیا میں روشناس کرائیں مغرب کو پتھروں کی دنیا سے اسلام نے نکالا۔ یونیورسٹیاں ان کو اسلام نے دی ہیں سرجری بھی اسلام نے دی ہے۔ اسلام کیسے ان چیزوں کی مخالفت کرسکتا ہے۔ جنگ : کہا جاتا ہے کہ جس بات پر بھارت ناراض ہو لازمی طور پر وہ بات پاکستان کے حق میں ہوتی ہے امریکا کی حمایت کے فیصلے سے بھارت بہت پریشان ہے۔

مولانا سمیع الحق : انڈیا ناراض تو نہیں ہے امریکا اور بھارت نورا کشتی لڑ رہے ہیں بھارت نے امریکا سے کہا ہے کہ افغانستان اور پاکستان کو لڑا دو افغانستان میں امریکی گماشتے بیٹھ جائیں گے۔ ہماری مغربی سرحد ختم ہوجائے گی۔ سارا کام تو بھارت کی منصوبہ بندی کے مطابق ہورہا ہے۔

جنگ : مولانا! پاکستان کی اہمیت میں تو اضافہ ہوا' ہمیں اقتصادی فوائد حاصل کرنے چاہئیں؟

مولانا سمیع الحق : کوئی اقتصادی فائدہ حاصل نہیں ہوا پاکستان کو تو اجرتی قاتل بنا دیا گیا ہے جب تک اس کی ضرورت ہوگی اسے استعمال کیا جائے گا پورا عالم اسلام اور امت مسلمہ پاکستان سے ناراض ہے۔

جنگ : ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ پشتون سیاست کے گرد گھوم رہا ہے۔ قاضی حسین احمد، فضل الرحمان، سمیع الحق اور نوابزادہ نصر اللہ سب پشتون ہیں پنجابیوں کو بھی مروانا چاہتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : دیکھیں پشتونوں نے ہمیشہ آزادی، غیرت اور ملی حمیت کا زیادہ احساس کیا ہے۔ آفاق احمد بھی، پنجابی ہیں سب لوگ شریک ہیں اسے پشتون مسئلہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ یہ پاکستان کی آزادی اور بقا کا مسئلہ ہے۔

جنگ : کیا اس ساری صورتحال میں پاکستان میں جمہوریت کی منزل دور نہیں ہو جائے گی۔

مولانا سمیع الحق : جنرل مشرف کے روڈ میپ سے جو جمہوریت آئیگی اس سے تو جمہوریت کا نہ آنا بہتر ہے۔

جنگ : کہا جاتا ہے کہ جماعت اسلامی کو آپ کی قیادت پر تحفظات ہیں ؟

مولانا سمیع الحق : ہمارے سامنے تو کسی نے کچھ نہیں کہا بلکہ قاضی صاحب اور سب نے مل کر مجھے دفاع پاکستان و افغانستان کونسل کا چیئرمین بنایا تھا کسی نے کہا کہ جماعت اسلامی سولو فلائٹ پر یقین رکھتی ہے اور وہ کسی اتحاد میں تبھی شامل ہوتی ہے جب سب کچھ جماعت اسلامی کے ہاتھ میں ہو۔ میں نے کہا کہ اگر کوئی متبادل تجویز آتی ہے، کوئی سپریم کونسل بناتا ہے تو میں اس کیلئے تیار ہوں، ہمارے اندر کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن کسی شخص نے کہا کہ قاضی صاحب خوش نہیں ہیں تو میں نے متبادل تجویز دی تھی۔ جنگ : آپ افغانستان کی جنگ کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں ؟ مولانا سمیع الحق : افغانستان کی جنگ سے امریکا کا زوال ہوگا یہ شہداء کے لئے جنت اور امریکا کے لئے جہنم ہے یہ امریکا کا آخری ظلم اور جبر ہوگا۔ جنگ : بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ افغانستان پہلی دیوبندی ریاست ہے اسلئے اس سے آپ کی جذباتی وابستگی ہے ؟

مولانا سمیع الحق : (جذباتی لہجے میں) خدا کی قسم! اگر یہ بریلوی ریاست ہوتی تو تب بھی میں اس کا ساتھ دیتا میرے ذہن میں یہ خیال تک بھی نہیں آیا اگر اسلامی ریاست ہو تو ہم اسکے دفاع کیلئے ضرور اٹھ کھڑے ہوتے۔

جنگ : سعودی عرب اور لیبیا یا دوسرے اسلامی ممالک کے مقابلے میں کیا آپ افغانستان کو بہتر اسلامی ملک تصور کرتے ہیں؟ مولانا سمیع الحق : جن حالات میں انہوں نے اسلامی قوانین کو نافذ کیا ہے اور مرکزیت قائم کی ہے اس میں، میں انہیں بہتر سمجھتا ہوں۔

جنگ : بعض لوگ کہتے ہیں کہ طالبان کو امریکی پیسے سے آئی ایس آئی نے بنایا۔

مولانا سمیع الحق : یہ غلط پروپیگنڈہ ہے۔ ۳۰، ۴۰ لوگ ظلم اور بربریت کے خلاف اٹھے کمانڈر ظلم کر رہے تھے ایک کم بخت نے لڑکے کے ساتھ شادی کی اور ٹینک پر بٹھا کر براعت قندھار سے لے کر آیا اس پر طالبان نے کہا کہ یہ تو ظلم کی حد ہے۔ جنگ : اگر آپ صدر پاکستان ہوتے تو آپ کیا کرتے ؟

مولانا سمیع الحق : امریکا کے سامنے ڈٹ جاتا۔ جنگ : اگر ایٹم ہم چلانا پڑتا تو وہ بھی چلا دیتے ؟

مولانا سمیع الحق : ایٹم ہم کھانے کے لئے تو نہیں بنایا یہی تو مغرب کو تکلیف ہے کہ ان کو ضرورت پڑی تو یہ ضرور چلائیں گے۔ جنگ : فوج میں حالیہ تبدیلیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

مولانا سمیع الحق : امریکا اور جنرل صاحب نے یہ تبدیلیاں کر کے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ کوئی ان کی پالیسی سے سر موانحراف نہ کرے۔ وگرنہ تبدیلیوں سے دو تین دن پہلے یہ جرنیل افغانستان کے بارے میں بڑے متحرک تھے وہاں وفود بھیج رہے تھے۔

سی بی ایس کے سوالات

س۔ کیا آپ یہاں اسلام کو پھیلانے کی تعلیم دے رہے ہیں ؟

ج۔ ہم اسلام سیکھتے بھی ہیں اور دنیا کو سکھانا بھی چاہتے ہیں ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام ساری بنی نوع انسانیت کیلئے رحمت فلاح اور بھلائی کا دین ہے امن کا پیغام قرآن نے اسلام کو عربوں کے ساتھ یا کسی خاص نسل کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ جہاں بھی خدا مخاطب کرتا ہے کسی آیت میں تو ایھاالناس کہتا ہے تو ہمارا عقیدہ ہے کہ دعوت اور پیغام پوری بنی نوع انسانیت کیلئے ہے تو اس تک پہنچ جائے اور جب پوری بنی نوع انسانی اس پیغام کو سمجھ لے گی اور اس پر جمع ہو جائے گی تو ساری دنیا امن اور سلامتی کا گہوارہ بن جائے گی رنگ و نسل اور علاقوں کی ساری تفریقیں ختم ہو جائیں گے۔ ہمارے پیغمبر نے فرمایا ہے کہ سارے انسان اللہ تعالیٰ کا ایک کنبہ ہے الخلق عیال لله فی الارض ایک فیملی کی طرح ہم سارے بنی نوع انسان ہیں۔

س۔ کیا آپ خود کو میلیٹرین (جنگی) سمجھتے ہیں ؟

ج۔ اسلام میں جنگ کا مفہوم نہیں ہے اسلام کا معنی ہے سلامتی دینا۔ اسی طرح ایمان ہے کہ ایمان والوں کو مومن کہتے ہیں تو ایمان امن سے نکلا ہے۔ امن دینے والا۔ peace اور اسلام بھی سلامتی سے نکلا ہے یعنی اس کے زبان سے ہاتھ سے ہر قسم کے ضرر سے ہر انسان اپنے آپ کو محفوظ سمجھے گا۔ ہمارے پیغمبر محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ مومن وہ ہے جس سے ساری بنی نوع انسانیت اپنے آپ کو محفوظ سمجھے کہ المومن من امنه الناس علی دمائهم واموالهم کہ میرا خون' میرا مال' میری عزت و آبرو محفوظ رہے گی۔ جنگ کی حالت اس وقت آتی ہے جب کوئی مسلمانوں کو ختم کرنے کے درپے ہو جاتے اس کی آزادی کو اس کے قومی سالمیت کو ختم کرنا چاہے اب جب ہم اپنے فریڈم کے لئے اٹھتے ہیں تو وہ ہمارا قومی فریضہ ہوتا ہے۔ افغانستان میں جنگ ہوئی تو یہ مسلمانوں نے نہیں کی یہ سوویت یونین نے ان پر مسلط کیا اور پورے برصغیر میں جو ہماری جدوجہد ہوئی آزادی کی وہ انگریز نے آکر ہم پر قبضہ جمانے کی وجہ سے ہوئی میں آپ کو پچھلی ایک صدی کی مثال دیتا ہوں کہ کسی مسلمان ملک ایک انچ پر بھی جارحیت نہیں کی صرف یہ جدوجہد کر رہے ہیں کہ ہم آزاد رہیں۔

س۔ آپ ایک مذہبی جماعت کے رہنما کے طور پر سیاست میں حصہ لیں گے ؟

ج۔ ہم تو ہر وقت سیاست میں ہیں ہماری سیاست عبادت ہے یعنی سیاست کو ہم عبادت سمجھتے ہیں یہ ہماری سیاست خود ایک جہاد ہے جس چیز سے لوگ ڈرتے ہیں جہاد تو اس کا معنی یہ ہے کہ خرابیوں کے اصلاح کے لئے کوششیں ظلم کے خلاف کرپشن کے خلاف برائیوں کے خلاف جنگ کرنا جہاد کا مفہوم اور لغت جو ہے جہد سے ہے۔ جدو جہد مفہوم اس کا یہ ہے ہماری سیاست یہ ہے کہ ہر وقت ہم جدو جہد میں لگے ہوں گے۔

س۔ واشنگٹن میں لوگوں کو خدشہ ہے کہ پاکستان اب نیوکلئیر طاقت بن چکا ہے تو خدشہ ہے کہ اگر یہاں کچھ تبدیلی آئی تو جو نیوکلئیر صلاحیتیں ہیں وہ مذہبی رہنماؤں کے ہاتھ میں چلی جائیگی اور اس سے بڑی گڑبڑ ہو جائیگی

ج۔ آپ ان سے کہیے کہ جب انڈیا کے ہاتھ میں نیوکلئیر پاور تھا وہاں انتہائی بدترین قسم کے سیاسی لوگ جو مذہب کے علمبردار تھے۔ راشٹریہ سیوک سنگھ بی جے پی واجپائی کی حکومت انتہاپسندانہ بنیاد پرست گورنمنٹ ہے اور اسرائیل جو ہم پر انتہائی ظالمانہ جارحیت کر رہا ہے چین اور روس جو آپ کے خلاف بھی تھا اور ہمارے خلاف بھی مذہب کا بھی دشمن تھا تو آپ کو چین کے ایٹم بم سے یہ خطرہ نہیں محسوس ہوا اور روس جو کہ کمیونزم کا علمبردار تھا اور وہ سارے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتا تھا آپ کو یہ خطرہ محسوس نہیں ہوا کہ وہ تشدد میں آکر بم استعمال کر دے گا اب بھارت میں انتہائی متعصب ہندو اور اسرائیل جیسی متعصب حکومت جو جزیرۃ العرب کے لئے ناسور بنا ہوا ہے اس سے آپ کو یہ خطرہ نہیں ہے تو ہمیں حیرت ہے کہ خطرہ صرف ہم سے کیوں محسوس ہو رہا ہے ہم نے تو کہیں ایٹم بم نہیں استعمال کیا امریکہ نے خود استعمال کیا۔ ناگاساکی اور ہیروشیما میں ہمیں بہت دکھ ہوا کہ ہم نے اسلامی بم کی اصطلاح سنی کیونکہ بم تو نہ مسلمان ہوتا ہے نہ عیسائی۔ تو میرے خیال میں اگر ہمارے ہاتھ میں بم آجائے گا تو آس پاس سارے اطراف محفوظ ہو جائیں گے اسلام نے بہت بڑی شرائط حدود مقرر کئے ہیں کہ ایک چھری بھی غلط استعمال نہ ہو ۔اگر کوئی چاقو بھی مذاق میں آپ پر لہرائے تو حضور ﷺ نے کہا اس سے ایمان کو خطرہ ہے۔

س۔ اگر بن لادن قتل ہو گیا یا پکڑا گیا تو پاکستان کا کیا ردعمل ہو گا ؟

ج۔ اصولی طور پر تو یہ افغانستان کا اندرونی معاملہ ہے لیکن آپ لوگوں نے اسامہ کو اتنا بڑا ہیرو بنا دیا ہے کہ اس وقت پوری امت مسلمہ کے ایک ارب مسلمانوں کو تکلیف ہو گی اور اگر خدا نہ کرے اسامہ کو کچھ ہو گیا تو پھر بھی تمام مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھیں گے یونہی دنیا میں امریکی مفادات کو خطرات ہوں گے ہمیں مذہب یہ تعلیم دیتا ہے کہ غیر مسلم اور غیر ملکی لوگ انتہائی محترم ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت ہم پر لازم ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ ایک شخص کے جرم میں دوسرا بے گناہ مارا جائے لیکن یہ بات پھر فتوی اور مسئلہ کی نہیں ہو گی کہ جب آگ بھڑک اٹھے تو پھر اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی۔ پھر سیاست آجاتی ہے۔

س۔ اگر اسامہ بن لادن پر حملہ کیا گیا تو امریکہ کے اس خطہ میں پرابلم ختم ہو جائیں گے ؟

ج۔ امریکہ کے اس خطہ میں مسائل بہت زیادہ بڑھ جائیں گے کیونکہ امریکہ کی دشمنی کھل کر سامنے آجائے گی۔ اسامہ ایک طرح سے حالتِ جنگ میں ہے امریکہ اس کے خلاف برسرپیکار ہے اسامہ سمجھتا ہے کہ امریکہ نے میرے ملک کو غلام بنا رکھا ہے تو اس حالت میں دشمن سب کچھ کرتا ہے ہم جنگ میں بمباریاں کرتے ہیں پورے شہر کے شہر تباہ ہوتے ہیں ایک دوسرے کے ہزاروں افراد کو قتل کرتے ہیں تو اگر ایسی کوئی حرکت ہو بھی گئی تو وہ جنگ کی حالت تیز ہو جائے گی اب اس کا توڑ یہ ہے کہ جنگ ختم کی جائے جنگ کا علاج یہ نہیں ہے کہ جنگ اور بھڑکائی جائے۔

س۔ امریکہ سمجھتا ہے تو ثابت بھی کرے گا ؟

ج۔ اس طرح تو عالم اسلام کی بہت بڑی اکثریت صاف بات ہے کہ کھل کر امریکہ کو دہشت گرد سمجھتی ہے۔ اسرائیل کے ذریعہ کشمیر کے ذریعہ 'مشرقی تیمور کے ذریعے اور افغانستان عراق 'لیبیاء سوڈان ان سب کے ذریعہ سے امریکہ دہشت گردی کرتا ہے اور یہ تمام ممالک آپ نے ہائی جیک کئے ہیں اور ہم بالکل بے دست وپا ہیں کوئی چینج (تبدیلی) اپنے ملک کے نظام میں ہم نہیں لا سکتے اپنے وسائل ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں تو آپ ایک فرد کو دہشت گرد سمجھتے ہیں اور دنیا پورے امریکہ کو۔

س۔ جیسا کہ آپ نے کہا تو اگر امریکہ اسامہ کی دہشت گردی ثابت کردے تو کیا آپ اسکی حمایت سے دستبردار ہو جائیں گے۔

ج۔ امریکہ ایک فریق ہے اسامہ بھی فریق ہے ہم کہتے ہیں کہ کوئی غیر جانبدار عدالت جو کہ امریکی اثر سے آزاد ہو اور ہم سب کو اطمینان ہو جائے کہ واقعی یہ آزاد ہے اسطرح تو آپکی عدالتوں نے جاتے ہی ایمل کانسی کو سزا سنوا دی یکطرفہ سب کچھ ہوا۔ س۔ آپ اسامہ کو کیسا سمجھتے ہیں ؟

ج۔ ہم اس کو مسلمانوں کا بہت بڑا ہمدرد خیر خواہ اور آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والا ہیرو سمجھتے ہیں۔ آپ ابراھم لنکن کو کیا سمجھتے ہیں۔ اپنی جنگ آزادی لڑنے والوں امریکہ کو بنانے والے کو ہیرو سمجھتے ہیں اسی طرح ایک شخص نے روس کے خلاف جا کر آرام اور راحت سب کچھ قربان کیا فریڈم کیلئے 'کسی ظالم حکومت کو حق نہیں ہے کہ کسی غریب ملک کو گرفت میں لے اگر ایسے لوگوں کے آپ اور ہم سب قدر نہ کریں دنیا کو درندوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیں۔ تو دنیا جنہم بن جائے گی۔

س۔ یہ جو آپ نے کہا کہ اگر امریکہ نے جارحیت کی تو اس کا ردعمل خوفناک ہوگا تو کیسے خوفناک ہوگا ؟

ج۔ سب سے بڑے خوفناک نتائج تو یہ ہیں کہ تقریباً ایک ارب مسلمان اس کشمکش سے نکل جائیں گے کہ امریکہ اچھا ہے یا برا ایک بہت بڑی تعداد یہ سمجھتی ہے کہ امریکہ ہمارے ساتھ نہیں 'ہمارا خیر خواہ نہیں ہے اور

کچھ لوگ اب بھی ایسے ہیں کہ وہ امریکہ کی دوستی کو ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں ایک ارب مسلمانوں کی دوستی سے ہاتھ دھو بیٹھنا کتنا بڑا نقصان ہے پھر لازماً ہر جگہ امریکی جان و مال کو خطرات لاحق ہو جائیں گے جسے آپ دہشت گردی کہیں گے۔

س۔ آپ سمجھتے ہیں کہ امریکی حکومت پاکستان سے کہہ رہی ہے کہ "آپ جیسے لوگوں کا قلع قمع کر دیا جائے۔

ج۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ ایسا کر رہا ہے کیونکہ آئے دن ان کے بیانات بھی آجاتے ہیں فارن آفس کے لوگوں کے کہ وہ ایسے ہیں ویسے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ خوب سمجھتا ہے کہ کسی مدرسہ میں دہشت گردی یا جنگی تربیت نہیں ہو رہی ہے البتہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان مدرسوں کی تعلیم سے اسلامی سپرٹ زندہ ہے جہاد کا جذبہ زندہ ہے۔ تو جان بوجھ کر ان کو بدنام کر رہے ہیں۔ کلنٹن کا جب پاکستان کا دورہ تھا تو میں نے مذاق میں کہا تھا کہ کلنٹن پاکستان کے جس مدرسہ میں چاہے اچانک وزٹ کر سکتا ہے خود آکر دیکھ لے یہ ہمارا دارالعلوم ہے اسکو آپکے پریس والے وار ئیر سکول لکھتے ہیں لیکن اس کی کوئی باؤنڈری نہیں ہے چوبیس گھنٹہ کھلا ہے ہر وقت لوگ آتے جاتے ہیں۔ اور نماز کے وقت ٹریفک رکتی ہے نماز کیلئے لوگ آتے ہیں۔ ہم ان طالبان کو چاقو رکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ اور پاکستانی سکولوں یونیورسٹیوں میں ان کے پاس پستول اور کلاشنکوفیں بھری ہوتی ہیں ہاسٹلوں میں۔ اس پورے دارالعلوم میں کسی کیساتھ آپ کو پستول نہیں ملے گا۔ ابھی آپ نے ٹرین کی آواز سنی۔ ٹرین کو گزرتے ہوئے دیکھا ساری ٹریفک دارالعلوم کے اندر سے گویا گزر رہی ہے ٹرین بھی اور جی ٹی روڈ پر تمام ٹریفک تو کیا یہ لوگ جنگلوں اور صحراؤں میں بیٹھے ہوتے ہیں کہ ٹریننگ حاصل کریں۔ افغانستان کے طالبان کو جنگی تربیت خود روس نے دی ہے پچھلے ۱۵۔ ۲۰ سال میں انہوں نے آنکھیں کھلیں تو آگ اور خون ٹینکوں میں اور بکتر بند گاڑیوں بمباری میں ان کی آنکھیں کھلی ہیں انہوں نے ہر چیز وہاں سیکھی ہے جب ضرورت پڑتی ہے۔ تو وہاں جا کر ہتھیار اٹھالیتے ہیں ان کو ٹریننگ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

س۔ آپ نے کہا کہ امریکہ دباؤ ڈال رہا ہے پاکستان پر تو آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی صورتحال بھی آسکتی ہے کہ امریکہ آپ کی گورنمنٹ کو اتنا مجبور کرے کہ آپ کے مدرسے بند کر دے۔

ج۔ ہمارے مدرسے بند نہیں ہو سکتے ہیں مدرسہ بلڈنگ کا نام نہیں ہے عمارتوں کا اور کلاس روموں کا انگریز کے دور میں بھی انہوں نے پابندی لگائی تو ایک استاد درخت کے نیچے بیٹھ جائے گا اور پانچ دس محلے کے بچے جمع ہو کر وہی دینی تعلیم حاصل کریں گے وہ جو آپ چاہتے ہیں کہ وہ چیز ختم ہو جائے وہ نہیں ختم ہو سکتی ہے۔

یہاں ٹیچر تنخواہ کے لئے کام نہیں کرتا اور طالب علم عہدہ منصب اور دنیاوی فائدے کیلئے علم حاصل نہیں کرتا میرا خیال ہے کہ دیگر ممالک اور پاکستان میں آپ کو فرق محسوس کرنا چاہتے الجزائر، ترکی، مصر وغیرہ اور پاکستان میں فرق ہے۔ یہ بہت بڑا حساس علاقہ دو ڈھائی سو برس سے لوگ جنگ سے گزرے ہیں اور اسلامی اقدار سے

بہت، سخت وابستہ رہے ہیں اسی طرح افغانستان کو کوئی حکومت دبا نہ سکی۔ اسی طرح پاکستان میں بھی کوئی طاقت ان چیزوں کو بند کرنے کی جرأت کرے گی تو وہ چند دن بھی حکومت قائم نہیں رکھ سکے گی۔

س۔ جب آپ بین الاقوامی جہاد کی بات کرتے ہیں تو آپ کا کیا مقصد ہوتا ہے ؟

ج۔ ہم تو بین الاقوامی جہاد کی بات اس طرح کرتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ہر ملک اپنے ملک کے تحفظ کے لئے جدوجہد کرے یہ ہمیں اسلام نے سبق سکھایا ہے ہے کہ کسی بھی اسلامی کنٹری (ملک) کو کوئی مصیبت آئے اس کے حقوق غصب ہو اس ملک کو غلام بنایا جارہا ہو تو تمام دنیا کے مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ اس کی اخلاقی مدد کرے اور اگر ان کو ضرورت ہے تو جانی ومالی کسی قسم کی بھی مدد فرض ہو جاتی ہے۔ اسلام نے یہ تصور دیا کہ جس سرزمین پر دشمن کا قبضہ آیا پہلے اس کا فرض ہے اگر وہ خود سنبھال سکے اگر اس سے نہیں ہو سکتا تو پڑوس میں جو اسلامی ملک ہے اس پر لازم ہے اور پھر نہ ہو سکا تو اسکے ساتھ والے ملک پر یہاں تک کہ مغرب سے مشرق کے آخری سرے تم مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جائے گا۔ س۔ مسلح افراد کتنے ہیں ؟

ج۔ مسلح افراد سے آپکی کیا مراد ہے ؟ س۔ وہ افراد جن کے ساتھ اسلحہ ہوتا ہے اور لڑتے ہیں لیکن فوجی نہ ہوں ؟ ج۔ جہاں تک افغانستان 'بلوچستان اور صوبہ سرحد قبائل وغیرہ ہیں یہ اسلحہ انکے کلچر میں شامل ہے وہ جنگ کے لئے نہیں ہے۔ جیسے ایک زیور استعمال ہوتا ہے یہ صدیوں کی روایات ہیں کہ وہ آنکھیں کھولتے ہی اسلحہ کا استعمال سیکھتے ہیں جنگ کے لئے تربیت د حکومت نے کسی کو دی ہے نہ مدارس دیتے ہیں۔ البتہ افغانستان پر روسی جارحیت کے دوران ۱۲ ۔ ۱۳ سال جہاد جاری رہا اس کے اثرات بہت سے لوگوں پر پڑے اسی طرح اگر کشمیر میں سات لاکھ بھارتی ظلم وستم جاری رکھیں گے تو لازماً کئی تنظیمیں اور ادارے اپنی طرف سے کوشش کریں گے اپنے بچاؤ کے خیال سے کہ کل اگر بھارت آجائے تو تیار رہیں۔

س۔ کتنے لوگ مسلح ہوں گے ؟ ج۔ ہمیں کوئی اندازہ نہیں ہے خاص سروے تو نہیں کیا ہے۔

س۔ کوئی اندازہ ہے ؟ ج۔ تو کیا آپ صحافت سے زیادہ امریکی سی آئی اے کی ڈیوٹی پر ہیں۔ آپ جنرل پرویز مشرف سے ملے ہیں کیا آپ نے ان سے پوچھا تھا۔ مجھے تو پورے پاکستان میں کوئی ایک مدرسہ بھی معلوم نہیں ہے کہ جہاں جنگی تربیت دی جارہی ہے ہم نے تو حکومت کو بار بار چیلنج دیا ہے کہ ہمیں بتائیں کہ کونسا مدرسہ ایسا کر رہا ہے ہم خود جا کر اسکے ہاتھ پکڑیں گے یہ اسلامی تعلیم ایک سپرٹ اور جذبہ ہے آپ اس سے گھبرا رہے ہیں یہ جذبہ غلط جگہ استعمال نہیں ہونے دیں گے کوئی ہم سے امن سے رہے ہمارے حقوق کا تحفظ کرے اسکو جان ومال ہر چیز کی گارنٹی ہوگی۔ یہ غلط فہمیاں اگر یورپ اور امریکہ کے دل سے نکل جائیں تو میدان بہت صاف ہو جائیگا ان کو کھلے دل سے آنکھیں کھول کر دماغ کھول کر سٹڈی کرنی چاہیے کہ ہماری تعلیمات کا پیغام کیا ہے۔